وہ چاند سا

تحریر: زینب راجپوت

"مم میں یہ شادی نہیں کرنا چاہتی تائی امی۔۔۔!!" اسکی گھٹی آواز میں کہی گئی بات پر شازیہ بیگم کا ہاتھ ایک پل کو رکا تھا۔

"چٹاخ---" اگلے ہی لمحے زور دار تھپڑ کی آواز

پورے کمرے میں گونجی تھی-- فرش پر بیٹھی

نورہ نے سانس روکے خوفزدہ سی نظروں سے

درشہوار کو دیکھا --

جو منہ کے بل فرش پر گری تھی -

"آئندہ اپنے منہ سے یہ الفاظ مت نکالنا تم

دانیہ ---- تمہیں اس دن کیلئے نہیں پال

پوس کے بڑا کیا کہ تم مجھے ہی جواب دو آگے

سے--!!"

"اب جاو اور رات کا کھانا بناو---"

ان کے سرد لہجے میں دیئے گئے حکم پر وہ آنسوں صاف کرتے اٹھی تھی--

"سی--!!" دھیان کہاں ہے تمہارا دانیہ---ہاتھ جلا لیا تم نے--!!" فرائنگ پین کو بے دھیانی سے چھونے پر اسکا ہاتھ جلا تھا- جسے

پاس کھڑی نایاب نے فورا سے تھامتے اسے

آواز لگائی۔

جو اچانک چونک کر اپنے ہوش میں لوٹی۔۔

"کیا ہوا اداس کیوں ہو تم۔۔۔؟" نایاب نے

حیرت سے اسکے متفکر چہرے کو دیکھا۔۔ دانیہ

اداس تھی یہ بات اسے ہضم نہیں ہو پا رہی تھی--

''نایاب میں نے خواب میں دیکھا تائی امی مجھے تھپڑ مار رہی تھی---

وہ اپنی بڑی بڑی آنکھیں پھیلائے سنجیدگی سے

بولی--

"ہیں خواب کب دیکھا تم نے صبح تو تمہارا

خواب اور تھا--!!" نایاب کو اسکی ذہنی حالت

پر شبہ ہوا تھا--

یار ابھی ابھی دیکھا میں نے خواب۔۔!!" دانیہ
نے اپنی بڑی بڑی سیاہ آنکھیں پھیلائے اس
قدر معصومیت سے کہا تھا کہ اسے سنجیدگی سے
دیکھتی نایاب کا قہقہہ کچن میں گونجا۔۔

"واہ دانیہ ابراہیم۔۔۔ لوگ سوتے ہوئے خواب دیکھتے ہیں اور آپ جاگتے ہوئے دن کے اجالے میں خواب دیکھ رہی ہیں ۔!!"

نایاب ہنستے ہوئے قہقہے پر قہقہ لگاتے بولی تھی اور درشہوار نے دانت پیستے اسکے بال کھینچے۔۔

"چپ کرو تم بدتمیز ایسا بھی کوئی گناہ نہیں

کر دیا میں نے---!!"

وہ سینے پر دونوں بازو باندھتے گردن اکڑا کر

بولی--

"ہمممم لگ تو ایسا ہی رہا ہے--"

جلدی کرو دانیہ--- یہ چائے مگ میں ڈالو اور اپنی ہونے والے ساسو ماں کو دے کر آو ورنہ تمہاری خیر نہیں آج---!!"

گیس بند کرتے نایاب نے اسے جیسے ہوش

دلائی تھی جو سر ہلاتی چائے مگ میں انڈیلتے

تائی جان کے کمرے کی سمت بڑھی تھی--

شازیہ بیگم اس گھر کی حکمران تھی -- ان کی

بات کو آخری بات سمجھا جاتا تھا اور تو اور ان

کے فیصلے کی خلاف ورزی کرنے کی ہمت کسی میں بھی نہیں تھی--

"تائی جان آپ کی چائے---!!" دانیہ ابراہیم اپنے بڑے سے دوپٹے کو سنبھالتی اندر داخل ہوئی تھی--

جہاں تائی جان الماری میں سے کچھ ڈھونڈتے

مڑی---

''رکھ دو میز پر---!!'' وہ سنجیدگی سے بولی تو

دانیہ نے جلدی سے چائے میز پر رکھی-- ٹھاہ

اچھل چائے سبب کے رکھنے پر میز مگ سے

کر باہر نکلتے میز کو گندہ کر چکی تھی۔

اور میز پر پڑتی چھینٹیں دیکھ دانیہ ابراہیم کی

سانسیں تھمی تھی۔۔

تائی جان اسے سرد نظروں سے دیکھتی بیڈ کی

سمت بڑھی -

"دانیہ---!!"

اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتی نایاب بھاگتی

ہوئی اندر داخل ہوئی--

"لگتا ہے آپ تمیز بھولتی جا رہی ہیں نایاب

---!!"

"سوری امی وہ دراصل ٹیوشن کا وقت ہو گیا

ہے تو میں اسے لینے آئی تھی -!!"

وہ نظریں جھکائے بولی--

"تو دانیہ فورا سے اٹھی--

ھمممم---- ایک منٹ رکو تم "

دونوں----!!" ان کی روعب دار آواز پر وہ

دونوں ہی دروازے کے بیچوں ویچ رکی تھی--

"آپ جانتی ہیں ناں دانیہ رمضان کے پہلے

جمعے کو آپ کا اور داود کمال کا نکاح ہونا

ہے---!!"

شازیہ بیگم کی سنجیدگی بھری آواز پر دانیہ نے

ہونٹ کچلے تھے--

"اس لیے آپ جب تک نکاح نہیں ہو جاتا

--- داود کے کمرے میں نہیں جائیں گی --

ابھی آپ اپنے کمرے میں جائیں--- میں

عدیل سے کہتی ہوں وہ آپ کو پڑھائیں

گے--!!"

تائی جان کے حکم پر وہ دونوں سر ہلاتی باہر نکلی تھی۔

دانیہ تو ہنستی کھلکھلاتی اپنے کمرے میں گھسی تھی کیونکہ زاویار کمال اسے ویسے بھی ایک نظر نہیں بھاتا تھا۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

"دانیہ کہاں ہے--؟" وہ شاور لے کر سٹڈی روم میں پہنچا جہاں نایاب اکیلی بیٹھی پڑھ رہی تھی--

"بھائی امی نے اسے منع کر دیا ہے آپ کے

پاس پڑھنے سے--!!" وہ اپنا چشمہ درست

کرتے بولی تھی--

جس پر زاویار کمال کے شفاف ماتھے پر بل

پڑے--

کل ٹیسٹ ہے ناں تم دونوں کا۔۔۔!!" اپنی ہلکی بڑھی شیو کھجاتے وہ سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔۔۔

"جی فزکس کا۔۔۔!!" نایاب نے کتاب پر سر جھکائے مصروفانہ انداز میں جواب دیا۔

"اور دانیہ کو کچھ بھی نہیں آتا فزکس کا۔۔!!" وہ جیسے نایاب کو نہیں خود کو بتا رہا تھا۔۔

"بھائی۔۔۔ عدیل بھائی اسے پڑھائیں

گے۔۔!!" نایاب کی بات پر وہ یکدم سے

چونکا۔۔

ماتھے پر کئی سلوٹیں نمایاں ہوئی۔۔

"وہ تیز تیز قدم اٹھاتے کمرے سے نکلتے چلا گیا--

☆☆☆☆☆☆☆☆

"دانیہ-- اتنی دور سے تمہیں کیسے سمجھ آئے

گا سب --- ایسا کرو یہاں میرے پاس

صوفے پر بیٹھو---!!"

عدیل جو کافی دیر سے اسے گھور رہا تھا۔۔ اس نے گلا کھنکھارتے ہوئے سنجیدگی سے کہا تھا۔۔ جس پر دانیہ نے چونک کر اسے دیکھا۔

وہ بیڈ پر بیٹھی تھی دروازہ کھلا ہوا تھا۔۔

"نہیں بھائی آپ مجھے یہی سے سمجھا دیں--
مجھے آپ کے پاس نہیں بیٹھنا--!!" وہ
سنجیدگی سے جواب دیتے کتاب کے ورق الٹنے
لگی کیونکہ سمجھ تو اسے کچھ بھی نہیں آ رہا
تھا--

"کیوں یہاں بیٹھنے میں کیا مسئلہ ہے--؟"

اسکا لہجہ اچانک سے بدلا تھا--

"کیونکہ آپ میرے محرم نہیں---تائی امی
نے بتایا ہے کہ کسی بھی غیر محرم لڑکوں

کے پاس نہیں بیٹھا کرتے اور ناں ہی ان

سے نرم لہجے میں بات کرتے ہیں---!!"

انیس سالہ دانیہ ابراہیم کی زبان سے نکلے الفاظ

سامنے بیٹھے عدیل کو چونکا گئے تھے-- وہ

جبڑے بھینچتے ہوئے اٹھا۔۔اور تیزی سے اسکا

ہاتھ پکڑتے اسے زبردستی کھڑا کیا۔۔

"ہاتھ چھوڑیں میرا بھائی کیا کر رہے ہیں

آپ۔۔۔!!" دانیہ اس کے رویے پر خوفزدہ سی

ہوئی تھی۔ عدیل کا ہاتھ پکڑنا اسے وخشت زدہ سا کر گیا تھا۔

"اتنا بھی برا نہیں ہوں میں---!!"

چٹاخ۔۔۔!!" ابھی وہ بات مکمل نہیں کر پایا

تھا جب اچانک زاویار کمال کا ہاتھ اٹھا تھا وہ

اسے دور دھکیلتے اس پر جھپٹ پڑا تھا۔۔

"آج کے بعد یہاں نظر آیا تو جان سے مار ڈالوں

گا تجھے سمجھا۔۔!!"

اسکی ناک اور منہ سے خون بہہ رہا تھا -- جس

پر داود اس پر دھاڑتے ہوئے اسے زمین پر

پٹکھتے پیچھے ہوا--

عدیل بھاگتے ہوئے وہاں سے نکلا تھا - جس

پر زاویار کمال نے گہری سانس بھرتے سامنے

کھڑی دانیہ کو دیکھا۔۔ جو کافی گھبرائی ہوئی سی کھڑی تھی۔۔

"تھپڑ نہیں لگا سکتی تھی تم اسے۔۔۔!!" وہ اس پر غصہ ہوا تھا۔ جو سر جھکائے کھڑی تھی۔۔

"سوری--" دانیہ نے سر جھکائے کہا تو زاویار

کمال بیڈ پر بیٹھتے سر جھکا گیا-

"آئندہ کے بعد تم اس کے آس پاس بھی نظر

مت آنا مجھے---!!" وہ عجیب جھنجھلاہٹ کا

شکار تھا--

دانیہ نے اچھے بچوں کی طرح سر ہاں میں

ہلایا۔۔

"امی سے بات کی تم نے۔۔۔!!" وہ اب

مدعے کی بات پر آیا تھا۔کمرے میں نایاب تھی

اور اس کے سامنے وہ کوئی بھی بات نہیں کر سکتا تھا--

دانیہ شرافت سے سر ناں میں ہلا ڈالا--

"دیکھو دانیہ--- تم اچھے سے جانتی ہو وہ میری ایک بھی نہیں سنیں گی- مگر تمہاری وہ کوئی

بھی بات نہیں ٹالتی۔۔ اس لیے میں تمہیں

ریکوسٹ کر رہا ہوں کہ تم ان سے بات

کرو۔۔!!"

اسکے جھکے سر کو دیکھتے وہ سنجیدگی سے بول رہا

تھا۔۔

"تائی امی نے کہا ہے کہ رمضان کے پہلے جمعے ہمارا نکاح ہے اس لئے میں آپ کے پاس نہیں پڑھ سکتی۔۔!!"

دانیہ منہ ہی منہ میں بڑبڑائی تھی۔۔ جس پر داود جو اسے پوری توجہ سے سن رہا تھا اس کا

دل چاہا کہ وہ پاس پڑا جگ اٹھا کر اسکا سر

پھوڑ دے--"

"تم نے ان کو بتایا کہ تم یہ نکاح نہیں کرو

گی--؟" وہ جبڑے بھینچ کر بولا تو دانیہ نے سر

نفی میں ہلایا---

"میں بتاؤں گی مگر مجھے کیا ملے گا۔۔!!" اب

اس کی بڑی بڑی آنکھیں زاویار کی طرف اٹھی

تھی۔۔

زاویار اسے دیکھ کر رہ گیا۔۔

"کل میرے آنے تک انکار کر دینا اس مہینے

تمہاری پاکٹ منی پانچ سو زیادہ دوں گا۔۔!!" وہ

احسان کرنے والے انداز میں کہتے کمرے

سے نکلنے لگا۔۔

"بس پانچ سو۔۔ پھر تو مشکل ہے۔۔!!"

وہ معصوم سی شکل بنائے بولی تو زاویار کا دل

چاہا کہ وہ اسکا گلا دبا ڈالے--

"ٹھیک ہے ایک ہزار-- اس سے زیادہ ایک

پیسہ بھی نہیں دوں گا-- !!-

وہ روعب دار طریقے سے بولا تو دانیہ کے چہرے
کی مسکراہٹ بڑھی۔

"پیسے کب ملیں گے۔۔!!" وہ چمکتی آنکھوں
سے اسے دیکھتے مسکراتے ہوئے بولی تھی۔

"کام ختم ہونے کے بعد۔۔۔!!" دانیہ کمال

نے گردن موڑتے ہوئے کہا اور پھر اپنے

کمرے کی سمت بڑھ گیا۔

"بکس لے کر آجاو ۔۔ ورنہ صبح کچھ بھی نہیں

آئے گا۔۔!!" دانیہ کو اس کی آواز سنائی

دی-- جس پر وہ جلدی سے بکس اٹھاتے

اسکے کمرے کی طرف بھاگی--

☆☆☆☆☆☆☆☆

"زاویار کیا سوچ رہے ہو--- میں نے کچھ کہا ہے--!!" کمال صاحب اسے گھورتے ہوئے بولے- ڈائنگ ٹیبل پر موجود پر شخص نے گھور کر زاویار کمال کو دیکھا- جو انتہائی خاموش تھا--

"جی بابا میں دیکھوں گا اگر وقت ملا تو دانیہ کو

لے جاوں گا اپنے ساتھ---!!" وہ لب

بھینجتے سنجیدگی سے بولا---

اسکا لہجہ انتہائی اکھڑا ہوا تھا جسے ہر کسی نے

بخوبی محسوس کیا--

'کیا بات ہے پتر-- تو خوش نہیں کیا کل تیرا نکاح ہے--؟" اسجد صاحب نے پوتے کا اترا ہوا چہرہ دیکھتے سنجیدگی سے پوچھا--

"نہیں ابا جی بہت خوش ہے یہ ---- اور کل کہی بھی جانے کی ضرورت نہیں زاویار

کمال۔۔۔ تم صبح ہوتے ہی نایاب اور دانیہ کو
شاپنگ پر لے جاو گے۔۔ رات کے فنکشن
کے لئے اسے خوبصورت سا ڈریس دلا کر ان
دونوں کو تم سلون چھوڑو گے۔۔۔!!"

شازیہ بیگم کی سرد تحکم بھری آواز پر زاویار

کمال نے بمشکل سے سر اثبات میں ہلایا --

اس کا دل کھانے سے اٹھ چکا تھا-- وہ بنا

کھائے ہی ڈائنگ ٹیبل سے اٹھا--

''زاویار کھانا تو کھا لے۔۔۔ افطار میں بھی کچھ

نہیں کھایا تو نے۔۔۔!!''

کمال صاحب بیٹے کے عجیب بدلے سے رویے

سے حیرت زدہ سے ہو رہے تھے۔

"جانے دیں اسے کمال --- بھوک لگے گی تو
کھا لے گا--!!" شازیہ بیگم نے اسکی چوڑی
پشت کو گھورتے گھمبیر لہجے میں کہا--

دانیہ نے تھوک نگلتے ایک نگاہ زاویار کمال کی
پشت کو دیکھا اور پھر تائی جان کو---!!"

زاویار کمال مٹھیاں بھینچے غصے سے اپنے

کمرے میں چلا گیا--

جبکہ باقی سب اپنے اپنے کھانے کی سمت

متوجہ ہوئے تھے۔

★★★★★★★★★

"تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی میرے فیصلے کے خلاف جانے کی۔۔۔!! خبردار زاویار کمال جو اب تم نے کسی دوسری لڑکی کا سوچا بھی

تو۔۔۔ تمہاری شادی وہی ہو گی جہاں میں نے طے کی ہے۔۔!!"

وہ مسلسل پش اپس لگاتے اپنی ماں کے الفاظ سوچ رہا تھا۔۔

اسکی ہر کوشش ناکام گزری تھی۔ سیاہ
آنکھوں میں غصہ اور طیش سمیٹے وہ بنا رکے
کئی گھنٹوں سے پش اپس لگا رہا تھا جب اچانک
اسکا موبائل فون بجا --

شفاف ماتھے پر بل سمیٹے وہ ایکدم سے اٹھتے

موبائل فون اٹھا گیا---

"روشنی کا نمبر دیکھ اس نے گہری سانس

بھری--

"ہیلو--!!"

"السلام علیکم زاویار سر--- وہ مجھے آپ کو بتانا

تھا کہ کل کی آپ کی میٹنگ --!!"

رہنے دیں مس روشنی کل کی میری ساری

میٹنگز کینسل کر دیں--"

وہ لب بھینچ کر سنجیدگی سے بولا۔جب اچانک

دروازے پر دستک دیتے ساحر اندر داخل ہوا۔۔

" زاویار نے کال کاٹتے موبائل فون بیڈ پر

پھینکا۔۔

"تو کب آیا۔۔۔؟" وہ بنا اسکی سمت دیکھتے

اکھڑے ہوئے سے لہجے میں بولا۔۔

"یار سوری آنے میں تھوڑی دیر ہو گئی ویسے

بھی میں نے سوچا کہ پہلے جانا ہے تو کیوں

ناں رات کو ہی چلا جاوں ایک آخری رات اپنے

یار کے ساتھ سو لیتے ہیں۔ ویسے بھی کل

سے اس کمرے کی نئی مالکن جو آنے والی

ہے---"

ساحر بیڈ پر لیٹتے شریر سے لہجے میں بولا--

جبکہ زاویار کمال اسے غصے سے گھورتے اسے

بیڈ سے نیچے پھینک گیا--

"جب مجھے تیری ضرورت تھی تب تو نے پورا

ہفتہ شکل ناں دکھائی اب آگیا تو میرے ساتھ

سونے-- جا چلا جا--- مجھے کوئی ضرورت نہیں

تیری--!!"

وہ اسکے سینے کو پش کرتے اسکے بالوں کو

مٹھیوں میں جکڑ گیا تھا--

ساحر کراہتے ہوئے اس کی گرفت اپنے بالوں

سے آزاد کروا گیا--

"یار مسئلہ کیا ہے تیرا--- کیوں یہ گندی سی

شکل بنائے گھوم رہا ہے اچھی خاصی خوبصورت

لڑکی ہے دانیہ---- اور تیرے نخرے ہی ختم

نہیں ہو رہے--!!"

ساحر اسے سمجھا سمجھا کر تھک چکا تھا-- مگر

اب وہ بھی اپنی بات پر پاگلوں کی اڑکا ہوا

تھا--

"تو نہیں جانتا اسکی اور میری ایک بھی عادت

نہیں ملتی ساحر اور ویسے بھی میں کسی اور کو

پسند کرتا ہوں---!!"

وہ اس کے سینے پر سے اٹھتے وہ بیڈ پر بیٹھتے

سنجیدگی سے بولا--

"پسند ---مجھے پاگل مت بنا سمجھا تو--- اچھے
سے جانتا ہوں میں تو کسی کو پسند نہیں
کرتا-- اور جہاں تک رہی بات عادتوں کی---تو
کوئی اتنی بڑی بات نہیں زاویار وہ بھی آہستہ
آہستہ مل ہی جاتی ہیں---!!

اسکے شانے پر ہات رکھتے وہ سنجیدگی سے اسے سمجھا رہا تھا--

معا دروازے پر دستک ہوئی-- دونوں نے بیک وقت دروازے کی جانب دیکھا--

'وو وہ مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے--

زاویار بھائی--!!"

دانیہ ابراہیم کی گھبراہٹ زدہ سی آواز سن ساحر نے بمشکل سے ہنسی ضبط کی تھی--

"آئیے بھابھی ضرور بات کریں۔۔ ویسے ایک آپس کی بات ہے۔۔!!" ساحر اسکے نزدیک سے گزرتے ایک دم سے رکا تھا۔۔۔

دانیہ نے معصومیت بھری نگاہوں سے اسے دیکھا۔۔

"جی۔۔۔!!"

"کل آپ کا نکاح ہے زاویار کے ساتھ۔۔ اس

لیے اب اسے بھائی کہنا بند کر دیں

آپ۔۔۔!!"

وہ اسے ہدایت دیتے اپنی ہنسی کنٹرول کرتے

باہر بھاگا تھا--

زاویار کمال اسے سنجیدگی سے گھورتے اپنی

شرٹ اٹھاتے زیب تن کرنے لگا--

"وہ پرسوں سے اس سے ناراض تھا --دانیہ
اس سے معافی مانگنا چاہتی تھی مگر آج بہت
مشکل سے اس نے یہ ہمت جٹائی تھی--

"وو وہ مجھے آپ کو سوری کہنا تھا۔۔!!" وہ بچوں کی طرح سینے پر ہاتھ باندھے سر جھکائے سوری بول رہی تھی۔

زاویار کمال دانت پیستے مڑا۔۔

"اپنا سوری اپنے پاس رکھو دانیہ ابراہیم۔۔ تمہارا سوری میرا مسئلہ حل نہیں کر سکتا۔۔ تم نے پرامس کیا تھا کہ تم امی کے سامنے انکار کرو گی ۔۔ اور اب تم وقت آنے پر مکر گئی ۔۔؟"

وہ کمر پر ہاتھ رکھے اسے گھورتے ہوئے

سنجیدگی سے بولا ۔

دانیہ نے ایکدم سے سر جھکایا۔۔

'سوری مگر میں مجبور تھی۔۔!!" وہ کان پکڑتے سوری کرتے بولی۔ جس پر زاویار نے اسے گھورا۔۔

"مجبور اور وہ بھی دانیہ ابراہیم۔۔۔۔ ہو ہی نہیں سکتا۔۔۔" وہ بچپن سے اسے جانتا

تھا۔۔ جو چیز اسے پسند ہو وہ اسے حاصل

کرنے کیلئے کیا جتن جتن کرتی تھی یہ بات

زاویار کمال سے بہتر کوئی بھی نہیں جانتا

تھا۔۔

'ہاں میں مجبور ہوں کیونکہ اگر میں نے انکار کر
دیا تو تائی جان مجھے بے ایس میں ایڈمیشن لے
دیں گی۔ اور میں مزید پڑھنا نہیں چاہتی۔ اور
اگر میرا آپ کے ساتھ نکاح ہو گیا تو پھر مجھے
پڑھنا نہیں پڑھے گا۔۔!!"

وہ چمکتی خوبصورت آنکھوں سے اسے دیکھتی

مسکرا کر بولی۔ جس پر زاویار کمال کی آنکھیں

تیزی سے پھیلی--

'ھمم انٹرسٹنگ۔۔۔ تو تم نے اپنے فائدے

کیلئے مجھے بلی کا بکرہ بنایا۔ ۔!!" سینے پر ہاتھ

باندھے وہ آئبرو اچکاتے پوچھ رہا تھا۔۔

جس پر دانیہ نے دانت دکھاتے سر زور شور

سے ہاں میں ہلایا۔۔

"تو ٹھیک ہے دانیہ ابراہیم---جس طرح تم نے میرا آوٹ آف کنٹری جانے کا پلان فلاپ کیا ہے بلکل اسی طرح سے زاویار کمال تمہارا گھر پر بیٹھنے والا پلان بھی فلاپ کرے گا---

تم بی ایس کرو گی اور ساتھ ہی ساتھ میرے

دو دو بچوں کو سنبھالو گی بھی ---!!"

اسکی چھوٹی سی تیکھی ناک کو کھینچتے وہ

پراسراریت بھرے انداز میں بولا جس پر دانیہ

کی آنکھیں بے یقینی کے سبب حدردجہ

پھیلی--

"کک ککیا--- مم میں نے آپ کو کب منع

کیا ببب باہر جانے سے---اور مم میں کیوں

سنبھالوں گی آپ کے بچوں کو---!!"

اسکی بات سنتے ہی دانیہ ابراہیم کو دن میں

تارے نظر آنے لگے تھے--

"ہنہہ سوچا تھا تم شادی سے انکار کرو گی تو

میں لندن کا ویزہ لگوا کے وہاں جاوں گا اپنا

سارا کاروبار وہی پر سیٹ کروں گا مگر تم نے

میرے سارے خواب چکنا چور کر دیے لڑکی

--- اس لئے اب تم بھی سکون سے نہیں

رہو گی میری طرح--- ہر سال ایک بچہ دس

سالوں میں دس بچے --- پھر تمہیں پتہ چلے

گا--- گھر پر رہنا کتنا مزے کا کام

ہے---!!" وہ قدم در قدم چلتا اس کے

نزدیک ہوتا سنجیدگی سے بول رہا تھا--

دانیہ اسکے اتنے بڑے بڑے پلین سن ایک دم

سے صدمے کی سی کیفیت میں جا پہنچی

تھی--

"ن نہیں میں تت تائی امی سے آپ کی
شکائت کروں گی۔۔!!"
شہادت کی انگلی اٹھائے وہ اسے جیسے ڈرا رہی
تھی۔۔

"ہاہاہاہا جاو جاو جسے دل چاہتا ہے بتاو---

میں بھی دیکھتا ہوں کون روکے گا

مجھے---!!"

وہ اس کا ہاتھ پکڑتے اسے دروازے سے باہر

دھکیلتے دروازہ ٹھاہ سے بند کر چکا تھا--

جبکہ دانیہ ابراہیم اب بھی منہ کھولے سہمی ہوئی سی نگاہوں سے دروازے کو گھور رہی تھی--

★★★★★★★★★

"تم مجھے پہلے بتاتی تو کچھ ہو سکتا تھا مگر
اب۔۔۔ اب کچھ بھی نہیں ہو سکتا
دانیہ۔۔۔!!" نایاب نے تاسف بھری سانس
بھرتے اسے ناامید کیا تھا۔۔

"یا اللہ نایاب ایسا ناں کہو مجھے پہلے ہی روزہ لگ رہا ہے اوپر سے ساری رات نہیں سو سکی میں۔۔۔ اب تم بھی تنگ کر رہی ہو۔۔۔!!"

دانیہ کی معصوم سی شکل بس رو دینے والی تھی۔

نایاب کمال اسے زندگی میں پہلی مرتبہ اتنا سنجیدہ دیکھ رہی تھی اور اس کے لیے اپنی ہنسی کنٹرول کرنا مشکل تھا۔

"تم اپنے بھائی کو سمجھاؤ نایاب۔۔۔ وہ بہت غصہ ہیں مجھے دس بچے نہیں چاہیئے میں اتنے

بچے کیسے سنبھالوں گی مجھے تو ڈائپر چینج کرنا

بھی نہیں آتا بچوں کا---!!"

میک اپ آرٹسٹ ہونقوں کی طرح منہ کھولے

اس عجیب سی دولہن کو دیکھ رہی تھی۔

جو جانے کیا کیا عجیب باتیں کر رہی تھی--

"نایاب نے ایک نظر میک اپ آرٹسٹ کو

دیکھا--

"دانیہ تم خاموشی سے میک اوور کروا لو---

بھائی سے میری بات ہوئی ہے وہ بس مذاق

کر رہا تھے تمہارے ساتھ--!!"

نایاب نے اسکی ٹینشن کم کرنا چاہی تھی--

کیونکہ صبح سے وہ اس کے کان کھا چکی

تھی-- اسے چپ کروانا بے حد ضروری تھا--

نایاب کی بات سن وہ تھوڑی پرسکون ہوئی

تھی-- جس پر میک اپ آرٹسٹ نے سکون

کی سانس بھرتے اس کا میک اوور سٹارٹ

کیا۔۔

★★★★★★★★★

"کیا کر رہا ہے تو یار--- تھوڑی دیر میں تیرا نکاح ہے اور تو یہاں منہ سجھالئے کھڑا ہے-- تیری وہ پھپھو کی بیٹی سجل مجھے کتنی دفعہ کہہ چکی ہے کہ لگتا ہے زاویار خوش نہیں اس نکاح سے---!!"

زاویار ایک کونے میں منہ لٹکائے کھڑا تھا۔۔۔

ساحر دانت پیستے اس تک آیا۔۔ اسے بازو سے

جکڑتے وہ قریبا اسکے کان میں گھستے سرگوشی

نما آواز میں بولا۔۔

" ساحر کی بات پر زاویار کمال نے لب بھینچے
تھے -- وہ سچ میں اس نکاح کیلئے تیار نہیں
تھا اسے یقین تھا کہ یہ نکاح کینسل ہو جائے
گا مگر اب جب وہ دولہا بنا کھڑا تھا تو اسے خود

ہی یقین نہیں ہو پا رہا تھا کی آج اسکا نکاح

ہے ---

"ایسا کچھ بھی نہیں ہے یار بس میں تھوڑا

کنفیوز ہوں---!!"

زاویار نے گہری سانس بھرتے کہا۔۔ جس پر ساحر نے منہ بگاڑتے سر نفی میں جھٹکا۔۔

"بس کر تیری یہ ایک ہی بات میں دو ہفتوں سے سن سن کر پک چکا ہوں۔۔ انکل بلا رہے

ہیں نکاح ہونے والا ہے چل میرے

ساتھ۔۔۔!!"

اسکا ہاتھ زرداری جکڑے ساحر اسے کھینچتے

ہوئے سٹیج کی سمت لے گیا۔۔۔

★★★★★★★★★

تم نے تو ہمیں اچانک ہی نکاح کی خبر دے
کر حیران کر دیا شازیہ---- اب اپنوں سے
ایسی باتیں کون چھپاتا ہے--!!"

فرحت بیگم نے ایک بار پھر سے گلہ کیا تھا۔۔

ان کا شدید دکھ تھا کہ شازیہ نے اپنے ہونہار

بیٹے کیلئے ان کی بیٹی کو چھوڑ کر دانیہ کو چنا

تھا۔۔

"آپا یہ سب تو بچپن سے ہی طے تھا۔ آپ تو جانتی ہیں ابراہیم بھائی اور شجرت (دانیہ کے والدین) کی کتنی خواہش تھی ۔۔ دانیہ اور زاویار کی شادی کی۔۔۔ زاویار تو بچپن سے ان کا لاڈلا رہا تھا۔۔!!"

ان دونوں کو یاد کرتے اس خوشی کے موقع پر
بھی شازیہ بیگم کی آنکھیں بھیگی تھی--

"ہاں یہ تو ہے--!!"

فرحت بیگم ناک سکوڑ کر رہ گئی--

"ارے فرحت تجھے شعیب بلا رہا ہے ذرا جا اس

لے پاس---!!" اسجد صاحب کی سنجیدگی

بھری آواز سن وہ انہیں خفا نظروں سے دیکھتی

وہاں سے اٹھی تھی--

اسجد صاحب چلتے ہوئے شازیہ بیگم کے پاس

کرسی پر بیٹھے۔

"تمہیں کسی کی باتیں سننے کی کوئی ضرورت

نہیں شازیہ پتر۔۔۔ تم نے بہو نہیں ایک ماں

بن کر میرے بچوں کو اور گھر کو سنبھالا

ہے-- دانیہ کو اس کے ماں باپ کی کمی
کبھی نہیں ہونے دی -- اس لئے تیرے اس
فیصلے سے میں اور سارا گھر دل سے خوش
ہے-- جیتی رہ میری شیر دھی--!!"

وہ ان کے سر پر ہاتھ رکھتے فخر سے بولے

تھے--

اور شازیہ بیگم نم آنکھوں سمیت آسودگی سے

مسکرا اٹھی--

بابا جان آپ ایسا کہہ کر مجھے بیگانہ مت کریں
میں نے کچھ انوکھا کام نہیں کیا-- دانیہ بھی
میرے لیے نایاب جیسی ہے-- اس لیے اب
آپ بھی چلیں نکاح ہونے والا ہے--!!" وہ
مسکرا کر کہتی اپنی نشست سے اٹھی--

جس پر اسجد صاحب کے چہرے پر بھی ایک اطمینان سے بھرپور مسکان بکھری تھی

★★★★★★★★★

"نکاح ہو چکا تھا۔ اور اب دانیہ ابراہیم کو

سٹیج پر زاویار کمال کے ساتھ بٹھایا جا رہا تھا۔۔

زاویار نے اٹھ کر اسکا ہاتھ تھاما۔۔ سفید رنگ

کے خوبصورت سے ڈریس میں وہ سرخ دوپٹے

زاویار تو ہوئی نزدیک اس کے کیسے کور چہرہ سے

کمال کا دل زوروں سے دھڑکا تھا۔

نجانے کیوں مگر اسے کچھ عجیب سا فیل ہوا

جیسا پہلے کبھی نہیں ہوا ہو۔۔۔

"وہ خود بھی سفید شلوار قمیض کے اوپر گولڈن
کلر کی واسکٹ پہنے کافی خوبرو دکھ رہا تھا--
فوٹو سیشن شروع ہوا تھا اور کیمرہ مین ایک
ایک کرتے بہت سے مختلف پوز ان کی
تصویریں لے رہے تھے اس کے بعد فیملی کا

ہر فرد باری باری ان کے ساتھ سٹیج پر بیٹھا

انہیں دعاؤں سے نوازتا گیا تھا--

نایاب دانیہ کو زاویار کے کمرے میں لے

جاو---!!" شازیہ بیگم کی سنجیدگی سے بھری

آواز پر زاویار چونکا -- وہی دانیہ نے بے یقینی

سے سامنے دیکھا تھا---

'امی کیا کہہ رہی ہیں آپ---رخصتی---؟

آپ نے تو کہا تھا کہ صرف نکاح ہو

گا---!!"

زاویار حددرجہ چونکا ہوا تھا جبکہ ساحر بے حد

خوش دکھائی دے رہا تھا--

"میں نے سوچا کہ ایک ماہ کے بعد بھی

رخصتی کرنی ہے تو کیوں ناں آج ہی یہ مبارک

کام کر لیا جائے -- کیوں ابا جی----؟"

شازیہ بیگم نے مڑ کر اسجد صاحب کو دیکھتے سوال کیا۔ جو مبہم سے انداز میں مسکرائے۔۔

"بلکل بیٹا۔۔۔ شازیہ نے کہہ دیا ہے تو مطلب رخصتی آج ہی ہو گی۔۔۔ نایاب بیٹا جاو

اور دانیہ کو اس کے اور زاویار کے کمرے میں

چھوڑ آو۔۔۔۔!!"

اب کی بار دادا کے تحکم آمیز لہجے پر سب ہی

اپنی اپنی جگہ خاموش رہ گئے تھے۔۔

"منہ سیدھا کر۔۔۔ سب تجھے ہی دیکھ رہے ہیں۔۔ ایسا ناں ہو تیرے خاندان میں یہ مشہور ہو جائے کہ زاویار کمال اپنی شادی سے خوش نہیں۔۔۔!!"

ساحر اسکے گلے لگتے اسکے کان میں گھستے

سرگوشی نما آواز میں بولا--

"تو پہلا دولہا ہے جو اپنی شادی پر دولہن سے

زیادہ اداس ہے--- ہاہاہاہا---!!"

ساحر اس کا اترا چہرہ دیکھ ہنستے ہوئے مزے سے بولا تھا۔۔ جس پر اسکے پیٹ پر کوہنی رسید کرتے زاویار کمال مصنوعی انداز میں مسکراتے سٹیج سے نیچے اترا۔۔۔

★★★★★★★★★

"سن۔۔۔۔ گفٹ تو لے آ۔۔۔!!" پینٹ کی پاکٹس میں ہاتھ پھنسائے وہ پھر سے زاویار کے کان میں گھستے بولا تھا۔۔

زاویار کب سے اسے اگنور کر رہا تھا۔۔ اور اب بھی اس کی بات پر وہ ماتھے پر بل سمیٹے اسے حیرانگی سے گھورنے لگا۔

"کیا مطلب کون سا گفٹ۔۔۔۔؟"

دولہا بنا وہ حیرانگی سے اسے دیکھتا کافی کیوٹ لگ رہا تھا۔۔ ساحر نے اسکے گال لاڈ سے کھینچے۔۔

"''مانا کہ اچانک تیری رخصتی ہوئی ہے مگر اتنا تو تجھے خیال ہونا چاہیے کہ گفٹ بیوی کو پہلی رات دیا جاتا ہے ویڈنگ نائٹ گفٹ۔۔۔!!"

وہ اسے ٹھوکا مارتے شریر لہجے میں بولا۔۔۔

"کس چیز کا گفٹ--؟ میں شادی سے تنگ

ہوں اب گفٹ بھی لاوں---!!"

وہ آنکھیں گھماتے بولا--

"توبہ ہے بے وقوف انسان --- یہاں میں

بے صبری سے اس انتظار میں ہوں کہ کوئی

مجھ غریب کو اپنی لڑکی دے دے--- چاہے

گونگی لنگڑی جیسی بھی ہو بس ہو لڑکی--- اور

تجھے بن مانگی دعا کی صورت میں اتنی اچھی

سلیقہ شعار بیوی مل گئی ہے-- اور تم ناشکری

کئے جا رہے ہو---"

ساحر زیر لب بڑبڑایا تھا-- جس پر زاویار کمال نے آنکھیں گھمائی--

"چل میرے ساتھ ابھی ہم گفٹ لے کر آتے ہیں--!!" ساحر اسکا ہاتھ پکڑتے اسے زبردستی کھینچتے باہر کی جانب بڑھا تھا--

گاڑی سٹارٹ ہوتے ہی زاویار فرنٹ سیٹ پر

اسکے ساتھ بیٹھا۔

جب اچانک اسکے موبائل فون پر نوٹیفکیشن

آیا۔۔ زاویا نے چونک کر وٹس ایپ کھولا۔۔

میسجز نایاب کے تھے۔

اس نے جیسے ہی نمبر کھولا ایکدم سے وہ سٹل سا ہو گیا۔ آنکھیں بے یقینی سے پھیلی تھی اور ہاتھوں کی حرکت تھم سی گئی---

اسکرین پر دانیہ ابراہیم کی تصویریں تھی-- جن میں وہ مسکراتی ہوئی اس کے نام کا سرخ

دوپٹہ چہرے پر اوڑھے بے تحاشہ حسین دکھ رہی تھی--

سموکی میک اپ اسکے چہرے کی رونق بڑھا رہا تھا---

پہلی بار اسکا دیکھنے کا نظریہ بدلا تھا اور پہلی بار

اسے احساس ہوا تھا کہ دانیہ ابراہیم بے حد

حسین تھی۔

اسکے ہونٹ بے ساختہ مسکراہٹ میں

ڈھلے۔۔

" اوہو یہ مسکراہٹ--- کیوں بھائی کس بات

پر مسکرا رہا ہے تو---؟"

گاڑی سڑک پر ڈالتے ساحر نے اسے چھیڑا

تھا-- سارے دن میں وہ پہلی بار مسکرایا تھا

چھیڑنا تو بنتا تھا--

'بکواس مت کر میرے ساتھ۔۔ جیولر کے پاس چل سیدھا۔۔۔!!"

وہ کھٹک سے فون بند کرتے سنجیدگی سے بولا۔۔۔ اسکے انداز پر ساحر کی باچھیں کھلی تھی۔۔

واہ بھئی ابھی تو تجھے گفٹ دینے میں انٹرسٹ

نہیں تھا۔۔

اور اب تجھے جیولر کے پاس جانا ہے۔۔۔!!"

وہ بھی اپنے نام کا ایک تھا موقع ملے اور ساحر

بختیار اسے چھوڑ دے ایسا ممکن ہی نہیں

تھا--

"زیادہ فضول مت بول--- ویسے بھی ابھی تو

ہی کہہ رہا تھا--- تجھے تو گونگی بہری بھی چلے

گی-- پھر مجھے تو الحمدللہ سے تمام تر خوبیوں

کے ساتھ ملی ہے-- تھوڑا سا دل دکھانا تو بنتا

ہے--!!"

زاویار قمیض کے بازو فولڈ کرتے آنکھ ونک

کرتے بولا تھا اور اب کی بار اسکے گرگٹ سے

بھی زیادہ تیزی سے بدلتے رنگ دیکھ ساحر کا

سانس اٹکا۔۔

"تو بھی پاکستانی ڈراموں والا ہیرو مت بن

جانا۔۔ جو شادی کے بعد ایک بچہ پیدا کر کے

کہتے ہیں ہم تو تمہیں پسند نہیں کرتے--- یہ

شادی تو زبردستی ہوئی تھی--!!"

ساحر نے اپنا تجربہ اس کے ساتھ شئیر کیا--

جو لب دبائے کندھے اچکا گیا-

"میں پاگل نہیں ہوں-- کم از کم دس بچے تو ہونے چاہیئے---!!" سر میں بال سنوارتے وہ بے اختیار بولا--

اور مجھے بارہ----!!" ہاہاہاہا!!!" ساحر نے بے ساختہ کہا-

گاڑی میں بیک وقت دونوں کے پرجوش سے

قہقہے گونجے تھے۔۔

★★★★★★★★★

"سنو۔۔۔۔!!"

"اب کیا ہے بھونک۔۔۔۔!!"

رات کے گیارہ بج رہے تھے اور ساحر سمیت اس کے سارے دوست اسے گھیر کر بیٹھے تھے۔۔ تنگ آتے وہ بالآخر اٹھ کر اندر کی طرف

بھاگا۔۔ جب پیچھے سے فیضان نے آواز

لگائی۔۔

"تیرا آرڈر آگیا ہے۔۔۔ یہ لے جا اور بھابھی

کے ساتھ ہی کھانا۔۔۔!!" وہ اسے پیزا کا پیک

پکڑاتے اسکا کندھا تھپکتے شریر لہجے میں بولا۔۔

جس پر وہ زاویار غصے سے پیک چھینتے اندر کی

سمت بڑھا تھا۔۔

دروازہ ناک کرتے وہ اندر داخل ہوا۔۔ وہ جیسے

ہی اندر پہنچا۔۔

اس کی آنکھیں پھیلی تھی-- ہونٹوں پر شریر

سی مسکراہٹ امڈی--

"رکو میں ہیلپ کرتا ہوں---!!" اپنے بالوں

کے ساتھ الجھی دانیہ کا رونے والا چہرہ دیکھ وہ

جلدی سے پیک ایک جانب رکھتے اسکی سمت

بڑھا--

"ن نہیں میں کر لیتی ہوں---!!" دانیہ

کچھ گھبرائی تھی-- مگر زاویار بنا اسکی ایک بھی

سنے اسکے بال سلجھانے میں اس کی مدد

کرنے لگا۔۔

ہیئر سٹائل اس طریقے سے بنایا گیا تھا کہ اب

اسکے بال سلجھنے میں نہیں آرہے تھے وہ

پچھلے آدھے گھنٹے سے انہیں کھولنے کی

کوشش کر رہی تھی---

"رکو ایک منٹ یہاں بیٹھو--!!" وہ اسے پینک

ہوتا دیکھ اسے شانوں سے تھامے بیڈ پر بٹھاتے

اب آہستگی سے اسکا زیور اتارنے لگا--

تیز نظریں دانیہ ابراہیم کے سرخ جھکے چہرے

پر گھڑی تھی۔ وہ جانتا تھا وہ کافی کنفیوز

تھی--

زاویار اس کے تاثرات دیکھتے احتیاط سے برش

کی مدد سے اب اسکے بال نرمی سے سلجھانے

لگا۔۔ قریبا دس منٹ میں وہ اسکے بال سلجھا

گیا تھا۔۔

"اتنا سا کام تھا بس۔۔!!" وہ برش واپس رکھتے

واشروم کی جانب بڑھ گیا۔۔

ہاتھ دھو کر وہ واپس لوٹا تو ایک نگاہ اپنے نفاست سے سجے روم پر ڈالی۔۔ ایک ہی دن میں سب کچھ بدل گیا تھا۔۔ اب اس کمرے میں اسکے سوا کوئی اور بھی تھی۔

رکو کہاں جا رہی ہو۔۔۔؟" ٹاول سے ہاتھ صاف کرتے وہ اسے ڈریسنگ روم کی سمت جاتا دیکھ گھور کر بولا۔۔

دانیہ نے جلدی سے دوپٹہ سر پر اوڑھتے مڑتے اسے دیکھا۔۔

"وو وہ میں چینج کرنے جا رہی تھی۔۔!!" آج سے پہلے وہ کبھی بھی زاویار کمال کے سامنے اتنا گھبراتی نہیں تھی۔۔

مگر آج تو نظریں اس کے سامنے اٹھ ہی نہیں رہی تھی۔۔

زاویار ٹاول صوفے پر پھینکتے اس کے نزدیک جاتے اسکا ہاتھ تھامتے بیڈ کی جانب بڑھا۔

"ویسے اصولا تمہیں گھونگھٹ نکال کر اس بیڈ پر میرا انتظار کرنا چاہیۓ تھا۔۔ آفٹر آل تم

میرے لئے تیار ہوئی ہو مجھے دیکھنے کا حق

ہے۔!!"

دانیہ اسے ہونقوں کی طرح گھور رہی تھی۔۔

"کل تک تو وہ نکاح نہیں کرنا چاہتا تھا-- اور اب اچانک ایسا کیا ہو گیا تھا جو وہ اسے دیکھنے کی ڈیمانڈ کر رہا تھا--

"یہ دوپٹہ میرے سامنے لینے کی فامیلٹی مت کرو۔۔ مگر روم سے باہر یہ سر سے نہیں اترنا چاہیئے۔۔!!"

وہ سنجیدگی سے کہتے اسکا ہاتھ تھام گیا۔۔

دانیہ ابراہیم کی سانسیں دو سو کی سپیڈ پکڑ چکی

تھی۔

"جانتا ہوں میں اس نکاح اور شادی کیلئے تیار

نہیں تھا مگر اب جب یہ سب کچھ ہو چکا ہے

تو منہ بنانے کی بجائے بہتر ہے کہ خوش

اسلوبی سے اس رشتے کو نبھایا جائے۔۔!!"

اسنے آہستگی سے شائستگی بھرے لہجے میں کہا

۔ اب یہ تو کہہ نہیں سکتا تھا کہ اسے پہلی بار

شوہر کی نظر سے دیکھتے ہی وہ اسکا دل دھڑکا

چکی تھی۔ وہ بزنس یورپ سب کچھ پس پشت

ڈال گیا تھا۔۔

"اگر کچھ ٹائم ملتا تو کچھ اچھا سا گفٹ لے لیتا

میں فل حال یہی اریج ہوا ہے۔۔'

اسکے گلے میں ایک نفیس سا لاکٹ پہناتے

اس نے سنجیدگی سے کہا--

دانیہ چپ چاپ اسے خاموشی سے سن رہی

تھی--

زاویار اٹھتے میز پر رکھا پیک اٹھاتے بیڈ پر آیا--

"تمہارے لیے منگایا ہے-- کھاو--!!!" وہ اسے پرسکون کرنے کی خاطر اٹھ کر چینج کرنے چلا گیا--

تھوڑی دیر بعد جب وہ واپس لوٹا تو دانیہ ابراہیم پیزے کی دو سلائس کھاتے ایک سمت رکھ

چکی تھی اور خود سر تک کمبل اوڑھے وہ
سونے کی کوشش کر رہی تھی۔

زاویار سینے پر ہاتھ باندھے اسے دیکھتا رہ گیا۔۔

''وہ جانتا تھا جتنی وہ معصوم دکھتی ہے اتنی
ہے نہیں۔۔۔ وہ تو پوری تیاری سے آیا تھا اور

اب دانیہ ابراہیم کو سوتے دیکھ اسکا موڈ سخت

خراب ہوا تھا۔۔

اسنے جبڑے بھینچتے پیزا اٹھاتے ایک جانب میز

پر رکھا۔۔ اور پھر بیڈ پر لیٹا۔۔

اسکے لیٹتے ہی دانیہ بدک کر اٹھی -- زاویار کا

لیمپ آف کرنے کے لیے اٹھا ہاتھ تھما --

ماتھے پر شکنیں سمیٹے اسنے چونک کر دانیہ کو

دیکھا --

"چپ چاپ لیٹو واپس --- یہ کوئی ناول یا فلم نہیں چل رہی-- جو تم ڈر کر بھاگو گی اور میں تمہیں کچھ بھی نہیں کہوں گا--!!" وہ سنجیدگی سے اسے دیکھتے بولا--

"مگر مجھے عجیب لگ رہا ہے مم میں کسی ساتھ نہیں سوتی۔۔!!" وہ انگلیاں موڑتے اپنی بے چینی بتانے لگی۔ جس پر اسکا بازو جکڑتے اسے پاس کھینچتے زاویار نے سر اپنے شانے پر رکھتے کمبل دونوں پر اوڑھا۔۔

"فکر مت کرو اب تم میرے پاس آ گئی ہو

ساری بے چینیاں ختم کر دوں گا۔۔۔!!"

اسکے سرخ تپتے رخسار کو ہاتھ کی پشت سے

سہلاتے وہ سنجیدگی سے بولا تو دانیہ نے جلدی

سے آنکھیں موندی تھی۔

"میری دس بچوں والی ڈیل یاد رکھنا بیوی---
کبھی بھی کچھ بھی ہو سکتا ہے-- شادی کی
پہلی رات مبارک ہو--!!" وہ اسکے کان میں
گھستے اس کی نیند لمحوں میں اڑا گیا تھا---

یہ کیسے ممکن تھا کہ وہ بے چین ہو اور دانیہ

ابراہیم اس سے بے خبر سکون سے سو

جائے--

دانیہ اسکی بنیان مٹھیوں میں جکڑتے آنکھیں

اور بھی سختی سے بند کر گئی تھی--

کچھ بھی ہو جاتا وہ زاویار کمال کے ساتھ مزید

جاگنا نہیں چاہتی تھی-- مقابل کی نظریں اسے

بہت کچھ سمجھا چکی تھی-- اور دانیہ ابراہیم

کچھ بھی سمجھنا نہیں چاہتی--

تھوڑی ہی دیر میں وہ دونوں ہی نیند کی وادیوں میں اترتے چلے گئے۔۔

★★★★★★★★★

"دروازے پر ہوتی دستک سن اسکی آنکھ ایکدم

سے کھلی۔۔ اسنے گھبرا کر اس کی جانب

دیکھا۔ جو گہری نیند میں تھا۔۔ سحری کا وقت

ہو رہا تھا۔۔

دانیہ جلدی سے اٹھی سر پر دوپٹہ اوڑھے اس

نے دروازہ کھولا۔۔

"گڈ مارننگ بھابھی۔۔۔!!" نایاب مسکراتے

ہوئے بولی ۔۔ جس پر دانیہ مسکراتے اسکے گلے

لگی

۔۔

" سحری کا وقت ہو گیا ہے ۔ آپ اپنے میاں جی کو اٹھائیں اور سحری کے لیے آ جائیں۔۔!!"

نایاب آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے کہتی تیزی سے بھاگی تھی۔۔

دانیہ دروازہ بند کرتے اندر داخل ہوئی تھی--

"زاویار۔۔۔۔!!" بیڈ کے نزدیک جاتے اسنے نرمی سے اسے پکارا۔۔ مگر وہ ٹس سے مس نہیں ہوا تھا۔

"زاویار اٹھ جائیں۔۔۔۔!!" اب کی بار اس نے جھک کر اسکا شانہ جھنجھوڑا تھا۔۔

جس پر وہ ہڑبڑا کر اپنی آنکھیں کھول گیا۔۔

سحری کا وقت ہو رہا ہے-- میں باہر جا رہی

ہوں اہ بھی آ جائیں---!! وہ اسے کہتی خود

واشروم کی جانب بڑھی--

تھوڑی ہی دیر میں وہ منہ ہاتھ دھوتے کمرے

سے باہر نکل گئی--

★★★★★★★★★

السلام عليكم---!!"

"وعلیکم السلام--- بڑی جلدی اٹھ گئے

آپ---!!" شازیہ بیگم اس کے دیری سے

آنے پر اسے گھور کر بولی-- دانیہ اور نایاب

برتن سمیٹ رہی تھی سب ہی سحری کر چکے

تھے تقریبا بس ایک زاویار کمال باقی تھا-

سوری امی بس نیند نہیں کھلی--" وہ گردن

رب کرتے بولا--

"دانیہ بیٹا تم دونوں سحری کر لو-- ہم سب

نے کرلی ہے-- اس لئے اب سب نماز کا

ویٹ کریں گے--!!"

شازیہ بیگم مڑتے اسے کچن میں کام کرتا دیکھ

بولی--

زاویار نے چونک کر اسے دیکھا تھا ۔ جو ہلکے

گلابی رنگ کے جوڑے میں صاف ستھرے

شفاف چہرے میں بے حد خوبصورت لگ رہی تھی---

سب جا چکے تھے۔

دانیہ نے جلدی سے کھانا ٹیبل پر لگایا-- اور خود اسکے ساتھ والی کرسی پر بیٹھی---

"تم نے سحری کیوں نہیں کی--!!" وہ کھانا
شروع کرتے مسکرا کر مستفسر ہوا--
دانیہ نے اسے چونک کر دیکھا--
"کیونکہ تائی امی نے کہا تھا آپ کا انتظار
کروں--!!" وہ سیدھے صاف لہجے میں اسکی

امیدوں پر پانی پھیر گئی تھی۔۔ جس پر وہ
اسے گھور کر رہ گیا۔۔
"زبردستی تو نہیں کی تھی ناں کسی نے آگے
سے تم میرا انتظار مت کرنا۔۔ سکون سے
سحری کرنا اوکے۔۔۔ !!"

زاویار کا موڈ اچانک اسکے جواب پر خراب ہوا تھا

کیونکہ اسے دانیہ کا جواب پسند نہیں آیا--

"دانیہ کچھ بھی کہے بغیر چپ چاپ سحری

کرنے لگی

زاویار سحری سے فارغ ہوتے باہر لان کی

جانب چلا گیا۔۔ اذان ہونے میں وقت تھا ۔۔

اور وہ فجر کی نماز کے بعد ہی سوتا تھا۔۔

وہ نماز پڑھ کر کمرے میں آیا۔۔ تو دانیہ روم

میں نہیں تھی وہ چپ چاپ بیڈ پر لیٹتے

آنکھیں موند گیا۔۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ نیند کی وادیوں میں اترتا چلا گیا تھا۔۔

★★★★★★★★★

"السلام علیکم----!!" اندر داخل ہوتے ہی

اسنے سلام کیا تھا---

'وعلیکم السلام--آپ کب لوٹے

بھائی---؟" نایاب اسے سامنے دیکھ پرجوش

سی ہوتی بیڈ سے اٹھتے اسکے گلے لگی--

زاویار نے مسکرا کر اسکے سر پر بوسہ دیتے بیڈ پر بیٹھی دانیہ کو دیکھا--

جو حیرانگی سے اسے ہی دیکھ رہی تھی--

وہ ایک ہفتے کے بعد اچانک لوٹا تھا۔۔ جبکہ

اسکے مطابق وہ دو ہفتوں کے بعد اپنے بزنس

ٹرپ سے لوٹنے والا تھا۔

دانیہ اس کے جاتے ہی نایاب کے پاس

شفٹ ہو چکی تھی۔۔ اس سارے عرصے میں

ان دونوں کی کوئی خاص بات چیت نہیں ہوئی تھی ۔ مگر نایاب زاویار کو وقت بر وقت دانیہ کی ہر چھوٹی بڑی بات بتاتی رہتی تھی۔

وہ تھوڑا خفا تھا ۔۔ مگر نایاب کے سامنے بنا کسی بھی بات کا نوٹس لیے وہ واپس مڑا۔۔

"اب میں واپس لوٹ چکا ہوں مسز زاویار

کمال۔۔۔ تو پلیز روم میں آئیں ذرا۔۔۔!!" اس

کا طرز تخاطب تھوڑا سنجیدہ تھا۔۔

دانیہ نے ایک منٹ کو اسے دیکھا اور پھر

جلدی سے بستر سے اتری۔۔

''سیاہ پاؤں کو چھوٹی فراک، گھنے سیاہ بال جو شاید بھیگے ہونے کے سبب کھلے ہوئے تھے۔۔آنکھوں میں کاجل لگائے وہ کافی خوبصورت لگ رہی تھی۔۔

زاویار کمال کی تیز نظروں نے اسکا لمحوں میں

جائزہ لیا--

اس لڑکی کے ہوش ٹھکانے لگانا وہ بخوبی جانتا

تھا جبھی کچھ سوچتے وہ تیز تیز قدم اٹھاتا اپنے

کمرے میں چلا گیا--

"دانیہ نایاب کی معنی خیز نگاہوں پر زبردستی
مسکراتے اسکے کمرے سے نکلی تھی--
درحقیقت وہ اب تک کنفیوژ تھی اپنے اور زاویار
کے رشتے کو لے--

وہ جیسے ہی دروازہ لاک کرتے مڑی اچانک

اسکے سامنے آنے پر وہ گھبرا کر دروازے سے

جا لگی تھی--

کوٹ ایک جانب پھینکتے وہ شرٹ کے بٹن کھولتے سرد تاثرات سمیت اس کی جانب بڑھا--

"آپ نے کھانا کھانا ہو گا مم میں کھانا لاتی ہوں آپ کیلئے---!!"

دانیہ اسکی نگاہوں پر گڑبڑاتے ہوئے بات بدل گئی--

"رکو-- کھانا نہیں کھانا میں نے--- مجھے ایک بات بتاو -- میرے میسجز کا جواب کیوں نہیں

دیا تم نے---!!" وہ ایک ہاتھ دروازے پر

رکھے اسکا راستہ روکتے سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا--

دانیہ نے ایک دم سے اسے دیکھتے نظریں چرائی

--

"دیا تو تھا۔۔!!" وہ سرخ چہرہ جھکائے زیر لب

بڑبڑائی۔

جس پر زاویار کمال نے اسے گھورا تھا۔

"جب شوہر آئی لو یو کہے تو بدلے میں تھینکس

کون کہتا ہے دانیہ زاویار کمال---؟" وہ اسے

کڑی نظروں سے گھورتے پوچھ رہا تھا--

دانیہ نے گہری سانس بھرتے ہونٹ کچلے

تھے--

"سوری ---!!" وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کیا کہے--- زاویار کی بدلی پیار بھری نظریں اسے گھبراہٹ میں ڈال چکی تھی--

وہ اس گزرے وقت میں کئی محبت بھرے پیغامات بھیجتا رہا تھا۔ مگر اسکے کسی بھی میسج کا دانیہ نے جواب تک نہیں دیا تھا۔۔

"پرابلم یہ ہے دانیہ ابراہیم کہ تم مجھے ابھی تک ایکسپٹ نہیں کر پا رہی۔۔۔ جبکہ تم سے

زیادہ میں خود کنفیوز تھا اس شادی کو لے کر

مگر جیسے ہی ہمارا نکاح ہوا۔ میری سوچ پوری

طرح سے بدل گئی --میں نے دل سے تمہیں

قبول کیا ہے اور یہی چاہتا ہوں کہ تم بھی

اس رشتے کو دل سے قبول کرو---!!"

وہ اسکے جھکے سر کو دیکھتے سنجیدگی سے بولتا

واشروم کی جانب بڑھ گیا تھا---

دانیہ بھیگی آنکھیں تیزی سے میچتے گہری سانس

بھرتے خود کو کمپوز کرنے لگی جو کہ بے حد

مشکل تھا--

★★★★★★★★★

"کیا ہوا منہ کیوں اترا ہوا ہے تمہارا۔۔۔؟"

ماہرہ کافی دیر سے نوٹ کر رہی تھی اسے۔۔۔

وہ چپ چاپ بیٹھی تھی ورنہ وہ جب بھی م

گھر آتی تو سب سے زیادہ خوش دانیہ ہی ہوتی

تھی--

''لگتا ہے میرے بھائی نے تنگ کیا ہے

تمہیں کافی --- کیوں دانی--؟'' وہ اسکے ہاتھ

پکڑتے شریر لہجے میں بولی-- جس پر دانیہ

خاموش رہی --

ماہرہ کی شادی کو دو سال ہو گئے تھے وہ

زاویار سے عمر میں بڑی تھی--

اور اب پچھلے ایک سال سے اپنے شوہر کے

ساتھ دوبئ میں رہ رہی تھی--

وہ عید کے لیے سب کو سرپرائز کرنے آئی

تھی اور اب اسے گھر پہنچے ایک گھنٹہ ہو چلا تھا

--

سب اسے اچانک دیکھ بے حد خوش اور پرجوش

بھی تھے--

"کچھ بھی نہیں آپی--- بس تھوڑا تھک گئی

ہوں--"" دانیہ نے مسکراتے ہوئے بات ٹالی

تھی ماہرہ سر اثبات میں ہلاتے اذہان کی

جانب متوجہ ہوئی ۔ جو اسکی گود میں پڑا کسمسا

رہا تھا۔۔

★★★★★★★★★

"اس بار آئی ہو تو کچھ دن رہ کر جانا ہمارے پاس---!!" شازیہ بیگم بیٹی کے سر کو سہلاتے شفقت سے بولی-- شادی کے بعد وہ دوسری مرتبہ آئی تھی گھر -- وگرنہ وہ تو جیسے اپنے مائکے کو بھول ہی گئی تھی--

"آپ تو جانتی ہیں امی-- ارسل کا کام نہیں

چلتا اکیلے-- ان کو باہر کا کھانا کھانے کی

عادت نہیں اوپر سے اذہان بھی ان کے بغیر

مشکل سے رہتا ہے-- پھر بھی دیکھ لیں میں

عید سے دو ہفتے پہلے آ گئی --!!"

وہ ان کے گود میں سر رکھتے محبت سے بولی

تھی۔

صبح سے وہ انہی کے کمرے میں تھی۔ معا

دروازہ ناک کرتے دانیہ اندر آئی تھی ۔۔۔

"تائی امی افطار میں کیا بنائیں---؟" وہ ان

کے پاس کھڑی ہوئی پوچھ رہی تھی--

ماہرہ نے سر اٹھائے اسے دیکھا۔

"ابھی بہت وقت ہے افطار میں میری چھوٹی

سی بھابھی تم یہاں آو میرے پاس

بیٹھو۔۔۔!!"

دانیہ کا ہاتھ پکڑتے وہ اسے پاس بٹھا چکی

تھی۔۔

'ویسے امی نکاح تو آپ نے کروا دیا ان کا اور

رخصتی بھی کروا دی-- ولیمے کا کیا پروگرام

ہے-- بھئی----؟"

ماہرہ کو اچانک سے یاد آیا تھا وہ نکاح میں
شرکت نہیں کر پائی تھی کم سے کم ولیمے میں
تو شریک ہونا بنتا تھا۔۔

دانیہ غائب دماغی سے وہاں بیٹھی تھی
خوبصورت چہرہ کافی اترا ہوا لگ رہا تھا۔۔

"زاویار سے میری بات ہوئی تھی میرا تو خیال
تھا کہ کل یا پرسوں ولیمہ بھی کر لیں ویسے
بھی آج کل یہاں فنکشن رات کو ہی ہوتے
ہیں مگر وہ مانا نہیں۔۔۔ کہہ رہا تھا کہ عید کے
دوسرے دن ولیمہ کر لیں گے۔۔!!"

زاویار کے نام پر دانیہ کے دل کی دھڑکنیں تیز

ہوئی تھی۔

وہ پوری بات سنتے سر جھکا گئی تھی۔۔

"چلیں یہ بھی ٹھیک ہے مجھے بھی بتا رہا تھا

عید تک وہ بہت مصروف ہے کام کے سلسلے

میں۔۔۔!!"

ماہرہ نے کہتے دانیہ کو دیکھا اور پھر اٹھ کر اپنا

پرس لیتے وہ واپس بیڈ تک آئی۔۔

"میں نے سوچا تھا کچھ اچھا سا تحفہ دوں گی

تمہیں مگر جلدی جلدی میں صرف یہی لا سکی

ہوں۔۔ ریسیپشن پر کچھ اور سوچا ہے میں

نے۔۔۔!!"

ماہرہ ایک خوبصورت سا بریسلیٹ اس کی کلائی

پر پہناتے مسکرا کر بولی--

دانیہ منہ کھولے حیرانگی سے اس خوبصورت

بریسلیٹ کو دیکھتی رہ گئی--

"یہ تو بہت پیارا ہے آپی----!!" دانیہ کے چہرے پر چھائی خوشی دیکھ شازیہ بیگم مبہم سا مسکرائی تھی-- وہی ماہرہ کے چہرے پر بھی مسکراہٹ بکھری--

"تم دونوں بات کرو میں آتی ہوں۔۔!!" دانیہ کے سر پر ہاتھ رکھتے شازیہ بیگم کمرے سے باہر نکلی۔

ماہرہ نے ایک نظر دروازے کی سمت دوڑائی اور پھر پاس بیٹھی دانیہ کو دیکھا۔۔

"ایک بات پوچھوں میں دانیہ---؟" وہ سنجیدگی

سے کہتی اسکے پاس بیٹھی تھی-

دانیہ چونکی اسنے حیرانگی سے ماہرہ کو دیکھا--

"جی آپی پوچھیں---!!"

وہ روانی سے بولی تو ماہرہ نے گہری سانس

بھری--

"کیا تم اور زاویار ٹھیک ہو آپس میں---؟"

ماہرہ کی بات اس قدر غیر متوقع تھی کہ دانیہ

کچھ لمحوں کیلئے خاموش سی رہ گئی--

"جی آپی سب ٹھیک ہے --!!" دانیہ نے

مسکراتے ہوئے کہا تو ماہرہ نے سر اثبات

میں ہلایا -

"اچھی بات ہے-- پہلے کی بات اور تھی مگر

اب زاویار تمہارا شوہر ہے -- کوشش کرو کہ

وہ تمہارے ساتھ اٹیچ ہو -- زیادہ سے زیادہ وقت
تمہارے ساتھ گزارے -- ابھی تم دونوں کی
نئی نئی شادی ہے- شوہر بیوی کی توجہ چاہتے
ہیں اسکا وقت چاہتے ہیں -- تم سمجھ رہی ہو
ناں میں کیا کہہ رہی ہوں ---؟"

ماہرہ نے اسکے جھکے چہرے کو دیکھتے نرمی سے پوچھا --

دانیہ نے سر ہلایا تھا-- ماہرہ آپی کی باتیں اس کے ذہن میں تیزی سے کلک ہو رہی تھی--

"اگر تم ابھی اسے اگنور کرو گی ۔ ایسے بنا سجے

سنورے سادہ سے حلیے میں گھومو گی تو اس

کا دل آہستہ آہستہ کٹ جائے گا تم سے۔۔۔

اس لیے اچھے سے تیار ہوا کرو۔۔ اسکی باتوں

کو نوٹ کرو۔ کوشش کرو جیسا وہ چاہتا ہے

تم ویسی بنو۔۔!!"

'مگر آپی کتنا عجیب ہے یہ سب۔۔۔ مجھے سمجھ

نہیں آرہی میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ

میرا اور ان کا نکاح ہو گا۔۔۔!!"

دانیہ منہ بگاڑتے اپنے دل کی بات بالآخر زبان

پر لے آئی تھی--

"اب تو ہو گیا ہے ناں--- کوئی بھی نہیں

سوچتا میری جان--- جو بھی ہوتا ہے اچانک

ہوتا ہے-- اس لیے زاویار کو ٹائم دو تا کہ وہ

تمہیں ٹائم دے پائے۔۔۔ نکاح کے چند دنوں
بعد ہی وہ بزنس ٹرپ پر چلا گیا۔۔ اور اگر ایسا
ہی چلتا رہا تو تم دونوں ایک دوسرے سے دور
ہوتے جاو گے۔۔۔!!"

ماہرہ سمجھدار تھی -- ان سبھی حالات سے وہ ہو کر گزری تھی اور سب سے بڑی بات -- زاویار نے اس نکاح کو روکنے کیلئے اس سے مدد مانگی تھی -

جس پر اس نے اسے سمجھا کر خاموش کروا دیا

تھا اور اب وہ چاہتی تھی کہ دانیہ اسے اپنی

محبت اور وقت سے اس رشتے میں باندھے--

"ابھی جاو تھوڑی ہی دیر میں وہ واپس آئے

گا-- شاور لو اور اچھے سے تیار ہو جاو

تم---!!"

ماہرہ اسکی پشت رب کرتے مسکرا کر بولی تو

دانیہ نے سمجھنے کے انداز میں سر اثبات میں

ہلایا۔۔اور اٹھ کر کمرے سے نکلتے اپنے روم

کی سمت بڑھی۔۔

★★★★★★★★★

آنکھیں پھیلائے وہ کافی بغور سائیڈ ٹیبل پر رکھی

اس کی تصویر کو دیکھ رہی تھی--

براون پرکشش آنکھیں، سیاہ بال ، خوبصورت

عنابی ہونٹ ، پرکشش رنگت پر موجود سیاہ بیئرڈ

کافی جاذب لگتی تھی--

اس کی آنکھیں مسکراتی آنکھیں تھی-- جو ہمہ
وقت باتیں کرنے کا ہنر جانتی تھی--
وہ کچھ دیر اسے غور سے دیکھتی دل کی بڑھتی
دھڑکنوں سے گھبراتے نظریں پھیر گئی تھی--

گہری سانس بھرتے وہ وارڈروب سے اپنا ایک

خوبصورت نفیس سا سوٹ نکالتے واشروم کی

جانب بڑھی تھی--

شاور لیتے وہ بال ٹاول میں لپیٹتے باہر نکلی

تھی-- روزے کے سبب بدن میں کمزوری

سی محسوس ہو رہی تھی اسے۔۔ اور کچھ سحری

ٹھیک سے ناں کرنے کی وجہ سے اب اس

کی آنکھوں کے آگے اندھیرا سا چھا رہا تھا۔۔

سر جھٹکتے وہ بال ڈرائیر سے خشک کرتے

سینٹر سے مانگ نکالتے بال اچھے سے سیٹ

کر چکی تھی--

سرخ رنگ کی کلیوں والی فراک اسکے متناسب

سراپے پر غضب ڈھا رہی تھی۔ اس پر متضاد

سیاہ چمکتی آنکھوں میں لگایا گیا ہلکا سا

کاجل۔۔۔ چہرے کو مزید پرکشش بنا رہا تھا۔

وہ جلدی سے ہلکا سا تیار ہوتے تائی امی کی

دی گئی سونے کی چوڑیاں دونوں بازو میں پہنتے

دوپٹہ سر پر جمائے کمرے سے باہر نکلی

تھی--

"مجھے بتائیں کیا بنانا ہے--!!" اسکی آواز پر

شازیہ بیگم اور نورہ نے ایکدم سے مڑتے اسے

دیکھا--

وہ اتنی پیاری لگ رہی تھی کہ شازیہ بیگم کے

منہ سے بے اختیار ماشاء اللہ نکلا تھا--

وہ بے ساختہ اسکی پیشانی چوم گئی -- جس پر

دانیہ جھینپ سی گئی--

"آج لگ رہی ہو ناں میری بہو---!! !!"

ان کی بات پر ماہرہ نے بھی سر مسکراتے

ہوئے اثبات میں ہلایا--

'ہم افطاری کا کر لیں گے بھابھی محترمہ آپ

اپنے شوہر کے کپڑے نکال دیں ذرا---

جناب بس آنے والے ہیں اور ابھی میسج چھوڑا

ہے۔ کہ اس کے کپڑے پریس کر دیے

جائیں۔۔۔!!"

دانیہ ماہرہ آپی کی بات سنتے جی کہتے اپنے روم

کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

الماری سے اسکا سفید سوٹ نکالتے وہ سنجیدگی

سے پریس کرنے لگی--

جب اچانک روم کا دروازہ کھلا تھا -- وہ آنے

والے کو اسکی خوشبو کی مہک سے پہچان چکی

تھی--

"تمہیں کس نے کہا رہنے دو میں خود پریس کر لیتا ہوں---!!"

زاویار اسکی پشت کو دیکھتے سنجیدگی سے کہتے آگے بڑھا--

"آپ مجھے میسج کر دیتے-- کیا میں آپ
کے-کپڑے پریس نہیں کر سکتی---!!"
وہ بھیگی آنکھوں سے اسے دیکھتے سنجیدگی سے
پوچھ رہی تھی--

وہ بیوی تھی اس کی۔۔ کتنا برا محسوس ہوا تھا اسے اس نے آپی کو میسج کیا تھا کیا تھا اگر وہ اسے ہی کہہ دیتا۔۔۔

"زاویار کمال اسکے کاجل سے لبریز بھیگے نین

کٹوروں میں کھو سا گیا تھا۔۔ دل کی دھڑکنیں

تیز ہوئی۔ وہ بھول گیا کیا کہنا تھا اسے۔۔

"مجھے بیوی چاہیے اپنے کاموں کیلئے نوکر

نہیں۔۔۔!!" اسکا طنز کافی تیز تھا۔۔ کپڑے

پریس ہو چکے تھے۔ وہ آگے بڑھ کر کپڑے

اٹھانے لگا۔۔

جب اچانک دانیہ نے اسکا بازو مضبوطی سے

جکڑا ۔۔

"کیا ہوا ٹھیک ہو تم۔۔۔!!" زاویار اچانک سے متفکر ہوا تھا۔۔ وہ اس وقت اسی کے سہارے سے کھڑی تھی۔

"بس دل گھبرا رہا ہے۔۔پپ پلیز بیڈ پر بٹھا دیں۔۔۔"

وہ چہرہ اسکے سینے میں چھپاتے بولی تھی اور بس

زاویار کمال کا غصہ غبارے سے گیس کی

طرح نکلا تھا۔۔۔

وہ اسے اختیاط اور مضبوطی سے خود سے لگاتے

بیڈ پر بیٹھا گیا۔۔۔

ماتھے پر بل سمیٹے وہ متفکر نگاہوں سے اسے

دیکھ رہا تھا۔

"چکر آرہے ہیں کیا۔۔؟" جھک کر اس کا

چہرہ دیکھتے اسنے معصومیت سے پوچھا۔۔

دانیہ نے سر اثبات میں ہلا ڈالا۔۔

"مجھے لگتا ہے خوشخبری ہے کوئی۔۔!!" اب

کی بار اسکی گہری آنکھیں پہلے مسکرائی تھی اور

پھر ہونٹ۔۔۔

کچھ سیکنڈز لگے تھے دانیہ ابراہیم کو اسکی بات

کا مطلب سمجھتے وہ ایک دم سے سرخ انار

ہوئی تھی --

"ایسے نہیں آتی خوشخبری مجھے سب پتہ

ہے--!!" وہ آنکھیں گھما کر خفگی سے بولی--

اس وقت زاویار کا مذاق اسے برا لگ رہا تھا

وہ بس سکون کرنا چاہتی تھی تھوڑی--

دیر---

"تو کیسے آتی ہے دانیہ زاویار کمال--- ذرا

فرصت نکال کر اپنے معصوم شوہر کو بھی

سکھا دیں۔۔۔!!" وہ اسکے نزدیک ہوا تھا اور

دانیہ اسکے اچانک سے بدلے تیور دیکھ بیڈ پر

پیچھے کو گری۔۔

وہ قریبا اسکے اوپر جھکا تھا۔۔

"کیا ہو گیا ہے زاویار--- پیچھے ہوں---!!"

اسے اپنی ہی آواز کسی کھائی سے آتی محسوس

ہوئی تھی--

"بولو سکھاو گی--؟" وہ اسے چھیڑ رہا تھا-- اور

دانیہ سچ میں تنگ پڑ رہی تھی--

"پلیز تنگ نی کریں-- میں آپ کو کیا

سکھاؤں گی آپ کو سب پتہ ہے--!!"

وہ چڑنے والے انداز میں بولی--

"ہاہاہاہا بلکل میری جان اور تم فکر مت کرو

جتنی تم پیاری اور دل سے تیار ہوئی ہو میں آج

وقت نکال کر تمہارے ان مصنوعی چکروں کو اصل چکروں میں تبدیل کر دوں گا۔۔۔!!"

دانیہ منہ کھولے اسے دیکھ رہی تھی۔ جس کی باتوں میں رومینس نہیں تھا البتہ وہ اسکی بیماری کے مزے ضرور لے رہا تھا۔۔

"مجھے آپ سے کچھ بھی نہیں سیکھنا۔۔!!"

وہ اسکی نظروں کی۔ معنی خیزی پر زچ آتے

بولی۔۔

تمہیں اتنے سالوں سے پڑھاتا آیا ہوں اب اس

امتحان میں کیسے اکیلا چھوڑ دوں۔۔۔ نو نیور بے

بی۔۔۔۔ افطار کے بعد میری ایک چھوٹی سی
میٹنگ ہے تراویح سے فری ہوتے ہی مجھے روم
میں ملنا۔۔۔ اگر آج کوئی بہانہ کیا تو مجھ سے
برا کوئی بھی نہیں ہو گا۔۔!!"

وہ اچانک سنجیدہ ہوا تھا۔۔ دانیہ کے گال اسکے

الفاظ پر دہکے۔۔

"!!میں آپی کے پاس سوؤں گی آج۔۔۔"

واشروم کی سمت بڑھتے زاویار کے قدم ایک پل

کو تھمے۔۔

"سونا تو تمہیں یہی ہے-- اگر تم نہیں چاہتی

کہ میں سب کے سامنے تمہیں باہوں میں بھر

کر کمرے میں لاوں تو شرافت سے روم میں آ

جانا اور ہاں چینج مت کرنا مجھے دیکھنا ہے تمہیں

اسی روپ میں----!!"

اس کے سراپے پر نظریں دوڑاتے وہ بنا اسکی

ایک بھی سنے اپنی کہتا واشروم میں بند ہوا تھا

--

دانیہ سن پڑتے وجود سمیت وہاں کھڑی

واشروم کے بند دروازے کو دیکھ رہی تھی--

وہ اس کے لیے ہی تیار ہوئی تھی مگر دل کا گھبرانا اور ڈر بھی ایک قدرتی عمل تھا۔۔ جسے وہ فل حال دل سے نکال نہیں سکتی تھی۔۔۔

★★★★★★★★★

لگتا ہے روم میں نہیں جانا آج میڈم

نے۔۔۔!!" اسے صاف برتنوں کو دھوتا دیکھ

نایاب نے لب دانتوں تلے دبائے شریر لہجے

میں کہا۔۔

اسکی بار پر دانیہ ایک دم سے گڑبڑا سی گئی--

"ہمم ایسا کچھ بھی نہیں بس کام کر کے جا رہی ہوں--!!" وہ اسے سنجیدگی سے دیکھتے دو ٹوک الفاظ میں بولی تھی--

"کام تو سب ہو گئے ہیں دانی اور میں پچھلے

آدھے گھنٹے سے دیکھ رہی ہوں کہ تم بار بار

کچن کو صاف کر رہی ہو جو کہ پہلے سے صاف

ہے اور تم مجھے کچھ پریشان بھی لگ رہی

ہو۔۔!!"

نایاب کے اتنے پکے تبصرے اور اپنے پکڑے

جانے پر دانیہ ابراہیم کا چہرہ ایک پل کو سرخ

پڑا تھا۔۔

"ایسا کچھ بھی نہیں ہے نایاب تم تو بس

جاسوسی کرنے میں لگی رہتی ہو۔۔ اب ہٹو

"مجھے کاونٹر صاف کرنے دو۔۔ !!" وہ اسے سامنے سے ہٹاتے سنجیدگی سے بولی تو نایاب نے گہری سانس بھری۔۔۔

دانیہ پتر تمہیں زاویار بیٹا کمرے میں بلا رہا

ہے--!!" وہ ابھی کچھ کرتی کہ اچانک سے

وہاں آتی نورہ نے اسے زاویار کا پیغام دیا--

جس پر دانیہ کی آنکھیں باہر کو ابلی تھی--

جسے نایاب نے بخوبی نوٹ کیا--

"اچھا ---- مم میں جاتی ہوں--"

وہ جلدی سے کہتی اپنے ہاتھ واش کرتے

اپنے روم کی جانب بڑھ گئی--

گہری سانس بھرتے اسنے اپنے ڈر پر قابو پانا چاہا

تھا اور پھر خشک لبوں پر زبان پھیرتے وہ

کمرے میں داخل ہوئی--

سامنے ہی وہ بیڈ پر لیٹا ایل سی ڈی پر نیوز

لگائے انہماک سے دیکھ رہا تھا ایک ہاتھ سر

کے نیچے رکھے وی کافی دلچسپی سے نیوز سن رہا

تھا۔

"آپ نے بلایا۔۔۔؟" دانیہ انگلیاں موڑتے

گھبراہٹ پر قابو پاتے بولی۔۔

زاویار نے نظریں اسکرین سے ہٹاتے اسے دیکھا۔۔

'یہاں آو۔۔۔!!" اس کی آواز پر دانیہ چند قدم اٹھاتے اسکے نزدیک کھڑی ہوئی تھی۔۔

"یہاں بیٹھو۔۔ وہ اسے پاس بیٹھنے کا کہتے ایل

سی ڈی آف کر گیا۔۔

دانیہ اسکی بتائی جگہ پر سر جھکائے اسکے قریب

ہی بیٹھ گئی۔۔۔

"میں نے کہا تھا جلدی سے فری ہو کر روم میں آنا۔۔۔ آئی نہیں تم۔۔۔!!" وہ اب اسکے چہرے پر آتی چند آوارہ لٹوں کو احتیاط اور نرمی سے اسکے کان کے پیچھے اڑستے پوچھ رہا تھا۔۔

"وو وہ میں کام کر رہی تھی بس آنے والی تھی۔۔!!" دانیہ نے جلدی سے اسے صفائی دینا چاہی۔۔ جس پر وہ خفیف سا مسکرایا اسکا جھوٹ وہ پکڑ چکا تھا۔۔

"بہت پیاری لگ رہی ہیں آپ مسز زاویار کمال۔۔!!" وہ اٹھ کر اسکے نزدیک بیٹھا انگلی کی مدد سے اس کے جھکے چہرے کو اٹھاتے محبت سے لبریز لہجے میں بولا۔۔

اسکی نگاہوں کی تپش پر دانیہ ابراہیم کا چہرہ ایک دم سے گلابی پڑنے لگا تھا۔۔ دل کی دھڑکنیں زاویار کمال کو بخوبی سنائی دے رہی تھی۔۔

"اتنی بے سکون کیوں ہو--- کیا میں اچھا نہیں لگتا تمہیں---!!"

اسکا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے وہ استفہامیہ لہجے میں سوال کر رہا تھا--

نہیں میں نے ایسا کب کہا۔۔!!" وہ گھبرا کر

جلدی سے بولی وہ ہرگز نہیں چاہتی کہ زاویار

اس کی طرف سے بدگمان ہو۔۔!!"

"تو پھر کیسی بات ہے۔۔ ڈر لگ رہا ہے

۔۔؟" وہ کچھ کچھ اس کی کیفیت سمجھ رہا تھا

وہ خود ہی میں نجانے کیا کیا سوچ کر الجھی ہوئی تھی--

" بال کھلے رکھا کرو بہت حسین لگتی ہو--!!"

وہ کیچر اسکے بالوں سے اتارتے دور اچھال گیا تھا--

اسکے گھمبیر لہجے میں کی گئی تعریف نے دانیہ

کے چہرے کا رنگ ہی بدل ڈالا تھا--

"وہ محویت سے زاویار کمال کے خوبصورت خوبرو

چہرے کو یک ٹک دیکھ رہی تھی--

زاویار کمال نے اپنا نچلا لب دانتوں تلے دبایا اور پھر جھک کر اسکے گال پر لب رکھے تھے--

"اگر تم اجازت دو تو میں تمہارا یہ ڈر ختم کر سکتا ہوں --!!"

اس کے ہونٹوں کی سرگوشیانہ آواز دانیہ کو

اپنے کان میں سنائی دی تھی--

وہ دھک دھک کرتے دل سمیت ایکدم سے

اسکی باہوں سے لپٹی تھی-

اسکے وجود کی کپکپاہٹ محسوس کرتے زاویار کا

گھیرا سخت ہوا تھا۔ کمرے کی لائیٹس آف

کرتے وہ اسے نزدیک تر کرتا چلا گیا۔۔۔

★★★★★★★★★

''زاویار اُٹھیں سحری کیلئے جانا ہے۔۔!!'' وہ اسے پچھلے دس منٹ سے اٹھا رہا تھی جو اُٹھنے کا نام تک نہیں لے رہا تھا۔۔ دانیہ نے ایک

نگاہ گھڑی پر وقت دیکھا روزہ بند ہونے میں

بیس منٹ باقی تھے--

وہ اسکے بغیر اکیلی باہر جانے سے شرما رہی تھی

اور اب بھی کافی ہمت کرتے اسے اٹھایا تھا

جو کسمسا کر ہلکا سا سر اٹھاتے اسے۔۔۔
دیکھتے سر اسی کی گود میں رکھ گیا تھا۔۔
"کیا ہم تھوڑی دیر اور نہیں سو سکتی میری
جان۔۔!!" اسکے لہجے کی تپش اور بے قراری

محسوس کرتے دانیہ کے لبوں پر شرمگیں

مسکان نے احاطہ کیا تھا---

"وقت کم ہے زاویار آپ اٹھیں گے تو ہی میں

بھی باہر جاوں گی--!!" وہ اسکے بالوں کو

سہلاتے نرمی سے بولی تھی--

رات کا ڈر اور خوف ایکدم سے ختم ہوا تھا --

اب اسے زاویار کمال سے کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں ہو رہی تھی --

"اوکے بے بی صرف تمہارے لیے اٹھ رہا ہوں ---!!" وہ گہری سانس بھرتے کہتے

ایکدم سے اٹھا اسکی پیشانی چومتے وہ واشروم کی

جانب بڑھ گیا تھا۔

دانیہ اسکی چوڑی پشت کو والہانہ نگاہوں سے

دیکھتے مسکرائی تھی--

اس سمیت سارے گھر والے جانتے تھے زاویار

کمال کو سحری کیلئے اٹھانا ایک بہت بڑا محاذ

تھا وہ سحری سے پانچ منٹ پہلے ہی اٹھتا تھا

مگر نکاح کے بعد سے ہی اسکی عادت میں

خاصا فرق پڑا تھا۔۔

تھوڑی ہی دیر میں وہ دونوں ایک ساتھ باہر نکلے--

جہاں دانیہ کے چہرے پر پھیلے گلال اور سرخی کو دیکھ ماہرہ نے تشکر آمیز سانس بھری تھی--

زاویار کمال اپنی بیوی کو کرسی پر بیٹھنے میں مدد کر رہا تھا اور اسکے چہرے پر پھیلے اطمینان کو دیکھ نایاب نے پاس بیٹھی بہن کو ٹھوکا مارا تھا--

ان دونوں سمیت سب کے ہی چہروں پر دبی
دبی مسکان چھائی تھی۔ کل تک وہ نکاح سے
انکار کر رہا تھا اور کہاں آج بیوی کے لیے اتنا
سب کرتا پھر رہا تھا۔۔

دا جی نے سکون کی سانس بھری تھی بالآخر

ان کی بہو کا فیصلہ درست ثابت ہوا تھا۔

'پاپا میں سوچ رہا ہوں آج گھر پر افطار کروا

دوں۔۔اس کے ساتھ محلے کے چند

مستحق گھروں میں بھی راشن وغیرہ

پہنچاؤں۔۔!!"

زاویار کی بات پر سب ہی چونکے تھے۔

"بیٹا پچھلے ہفتے ہی تو یہ سب کیا ہے پھر سے کیوں۔۔؟" کمال صاحب نے نا سمجھی سے بیٹے کو دیکھتے پوچھا۔۔

"میں جانتا ہوں پاپا مگر میں چاہتا ہوں ولیمہ تو ویسے بھی عید کے بعد ہی ہو گا تو کیوں ناں

اپنے آس پاس کے لوگوں کیلئے ایک چھوٹی

سی کوشش کی جائے۔۔!!"

زاویار ٹھیک کہہ رہا ہے کمال۔۔ ویسے بھی

ہمارے دین میں ولیمہ نکاح کے اگلے دن کرنا

سنت ہے ۔۔ اور عید میں ابھی بڑا وقت

ہے۔۔ زاویار بیٹا تم سب انتظام وغیرہ کرو ہم
آج ہی ولیمے کی چھوٹی سی رسم ادا کریں
گے۔۔!!"

اسجد صاحب نے مبہم سے انداز میں کہتے سر کو جنبش دی تھی۔۔ جس پر وہ سر اثبات میں ہلاتے سحری کرنے لگا۔۔

★★★★★★★★★

"امی اس لڑکے کی طبعیت خراب ناں ہو جائے صبح سے انتظامات میں لگا ہے۔۔ آپ کہیں تھوڑی دیر کیلئے ہی سہی مگر آرام تو کر لے۔۔!!"

ماہرہ صبح سے اسکی حالت دیکھ رہی تھی--

بھن کا دل تھا اسے یوں پاگلوں کی طرح دوڑتا

دیکھ وہ کافی پریشان ہوئی تھی--

شازیہ بیگم نے گہری سانس فضا کے سپرد

کی۔۔ ابھی ابھی سب عصر کی نماز سے فارغ

ہوئے تھے۔۔

"گھر میں اس کے سوا اب ہے ہی کون--جو

یہ سب سنبھالے گا-- اچھا ہے تھوڑا ذمہ دار

بنے گا--!!"

وہ سنجیدگی سے کہتی کھلی کھڑکی سے باہر کی

سمت دیکھنے لگی--

جہاں وہ افطار کے کھانوں کا انتظام دیکھ رہا

تھا--

"پھر بھی امی حالت دیکھیں اسکی اوپر سے

روزہ ہے اس کا---!!"

ماہرہ اپنی بات پر اب بھی قائم تھی-- جس پر
شازیہ بیگم نے گردن موڑ کر وہاں آتی دانیہ کو
دیکھا--

"دانیہ بیٹا جاو اور جا کر زاویار سے کہو تھوڑی

دیر آرام کر لے صبح سے کام میں لگا ہوا ہے

بیمار پڑ جائے گا---!!"

وہ اسے حکم دیتی تسبیح کرنے لگی-- دانیہ سر

پر اچھے سے دوپٹہ جمائے باہر کو نکلی تھی--

سامنے ہی لان کے اوپر خوبصورتی سے ٹینٹ

لگایا گیا تھا کیونکہ روزے کے بعد موسم تھوڑا

سرد ہو جاتا تھا--

وہ جیسے ہی باہر نکلی-- نظریں زاویار کمال کی

متلاشی ہوئی تھی--

کافی دیر دیکھنے کے بعد وہ اسے ایک دیگ کے
پاس کھڑا دکھا تھا۔۔ سیاہ شلوار قمیض اسکے
مضبوط مردانہ وجود پر جچ رہی تھی۔
سیاہ بال پیشانی سے چپکے ہونے کے سبب
بہت پیارے لگ رہے تھے۔ سرخ و سفید

رنگت لگاتار دوڑ دھوپ کرنے کے سبب مزید

سرخ پڑ رہی تھی--

"زاویار---!!"

وہ قریب ہوتے اسے دھیمی آواز میں پکارنے

لگی-- زاویار کمال جو سالن چیک کرنے کے

بعد ساحر کو کچھ سمجھا رہا تھا -- دانیہ کی آواز

سنتے وہ چونک کر مڑا--

سامنے ہی وہ ہلکے سبز رنگ کی شلوار قمیض

میں دوپٹہ حجاب سٹائل اوڑھے اس کے

سامنے کھڑی تھی۔ پہلے کے برعکس وہ آج

اسکی دھڑکنوں میں اتری تھی۔

اس کا یوں ٹک کر دانیہ کو دیکھنا ساحر کو

کسی انہونی کا احساس ہوا تھا۔۔

"موصوف ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں

سامنے--- جیسے جان ہتھیلی پر آ گئی ہو--- یہ

وہی لڑکی ہے جس سے نکاح ناں کرنے کیلئے

آپ نے لاکھوں پاپڑ بیلے تھے--!!"

وہ اسکے پیٹ میں کھنی مارتے اسکے کان میں

بڑبڑاتا زاویار کمال کا سارا مزہ کرکرا کر چکا

تھا--

"شٹ اپ مسٹر ساحر۔۔۔۔ تم مجھ سے اور
میرے معاملات سمیت میری بیوی سے دور
رہو۔۔ آئی سمجھ۔۔۔!!"

وہ اسے آگے سے انگلی دکھاتے سخت لہجے میں

بولا تھا -- اور اسکی بات پر ساحر نے مسکرانا

اپنا فرض سمجھا--

"تم باہر کیوں نکلی--- کیا بات ہے---؟"

وہ رومال سے چہرہ صاف کرتے اسکے پاس

پہنچتے فکر مندی سے پوچھ رہا تھا -- طبعیت تو

دانیہ کی اسے کل سے ہی خراب لگ رہی

تھی --

جبھی فکرمندی سے پوچھا--

"وہ امی کہہ رہے ہیں کہ آپ تھک چکے ہونگے تھوڑی دیر آرام کر لیں--!!"

وہ جلدی سے اپنے آنے کا مقصد بتاتے اس کا چہرہ جواب ڈھونڈنے کے چکر میں دیکھنے لگی--

"امی کہہ رہی ہیں یا امی کی بہو کو شوہر پر ترس آیا ---؟" وہ جان بوجھ کر اسے چھیڑ رہا تھا-- اوپر سے نیچے تک جاتی مقابل کی تیز چبھتی نظروں پر دانیہ سخت شرمسار ہوئی--

اسے شدید افسوس ہوا تھا کہ وہ باہر آئی ہی کیوں---

"نہیں سچ میں امی نے ہی کہا تھا--!!" اب کی بار اسکی ایکسرے کرتی نظروں کو وہ اگنور کر گئی تھی۔

"ہمم امی کو بولو کہ بیٹے کی فکر مت کریں۔

۔۔ اس کی تھکن اتارنے کیلئے ایک عدد بیوی

ہے اس کے پاس۔۔۔"

وہ اس قدر بے باکی سے بولا تھا کہ دانیہ کا دل

چاہا کی زمین پھٹے اور وہ اس میں سماں

جائے--

"وہ بنا کچھ کہے مٹھیاں بھینچ کر مڑی--

"سنو۔۔۔؟" زاویار نے اسے پیچھے سے ہانک
لگائی تو وہ نا چاہتے ہوئے بھی رکی تھی۔۔
"طبیعت کیسی ہے اب۔۔۔ چکر تو نہیں
آئے۔۔؟" کل رات ہی وہ اسے بتا چکی تھی
کہ صبح سے اسکی طبیعت ٹھیک نہیں۔۔

"نہیں ٹھیک ہوں بس دل گھبرا رہا ہے تھوڑا

سا۔۔۔!!"

گرمی کے سبب اس کو واقعی میں کمزوری

محسوس ہو رہی تھی۔۔

"اچھا مبارک ہو پھر تو اتنی جلدی خوشخبری سنا دی میری نازک حسینہ۔۔!!"

وہ اس کے آگے آتے رکا تھا۔۔ اسے چھیڑنا زاویار کو مزہ دے رہا تھا کیونکہ اب وہ پہلے کی طرح اسے جواب نہیں دے رہی تھی۔۔

بلکہ زاویار کی ہر بے باک بات پر پہلے اس کے چہرے کا رنگ بدلتا اور پھر سر جھکائے وہ خاموش ہو جاتی۔

"اتنی جلدی کچھ نہیں ہوتا مجھے سب پتہ ہے-- بس گرمی کی وجہ سے طبیعت ٹھیک نہیں میری--!!"

وہ اسے صفائی دینے لگی-- اس کی بات پر زاویار کمال نے مسکراہٹ دبائی تھی--

'اچھا کتنی جلدی کیا مطلب--- میں نے کہا

تھا ناں دس بچے ہونگے ہمارے بس پہلا بچہ

آنے والا ہے تم تیاری شروع کر دو---!!"

وہ سیاہ چمکتی آنکھیں اس کی آنکھوں میں

گاڑھتے شریر سے لہجے میں بولا--

اسکی سوچ کے برعکس اب کی بار دانیہ شرمائی

نہیں تھی--

"میں چھوٹی بچی نہیں ہوں مجھے سب علم ہے

آپ جھوٹ مت بولیں میں آپ کی باتوں میں

نہیں آؤں گی--!!"

وہ اسے غصے سے کہتی تیزی سے اندر کی

جانب بڑھی تھی--

پیچھے کھڑا زاویار کئی لمحے وہی کھڑا مسکراتا رہا

تھا--

★★★★★★★★★

■■■دو دن کے بعد■■■

"کیا ارادہ ہے محترمہ کالج نہیں جانا--؟" وہ

مرر کے آگے کھڑا بال سیٹ کرتے سنجیدگی

سے سوال کر رہا تھا---

اسکی آواز سنتے دانیہ نے آنکھیں اور بھی سختی

سے بند کیں-- اتنے دنوں سے چھٹیاں

کرنے اور اب شادی کے بعد اسکا بلکل بھی

دل نہیں چاہ رہا تھا کہ وہ کالج دوبارہ جوائن

کرے--

جبکہ زاویار اسے کل رات کو ہی بتا چکا تھا کہ

وہ صبح سے اپنی روٹین پر واپس آلئے گی-- وہ

خود اسے کالج ڈراپ کیا کرے گا--

"اسے یونہی لیٹا دیکھ زاویار نے ہاتھ پر بندھی گھڑی پر ایک سرسری سی نظر دوڑائی-- اور پھر گہری سانس بھرتے وہ بیڈ تک پہنچا--

"دانی۔۔۔؟" اب کی بار وہ اسکی پشت والی

سائیڈ سے اسکے نزدیک بیٹھا نرمی سے اسکے بال

سہلاتے اسے پکارنے لگا۔۔

'اٹھ جاو بے بی مجھے پتہ ہے تم جاگ رہی

ہو۔۔۔!!"

اسکی آواز سن وہ ایک دم سے بے بس ہوتے

رخ موڑ گئی --

'زاویار پلیز مجھے نہیں جانا--- میں اپنی شادی

شدہ زندگی کو ٹائم دینا چاہتی ہوں آپ کو ٹائم

دینا چاہتی ہوں سٹڈی نہیں ہوتی مجھ

سے--!!"

پڑھائی کے نام سے تو ویسے ہی اسکی جان جاتی

تھی--

اب تو اسے ایک بہت ٹھوس وجہ مل چکی تھی

ویسے بھی دستور دنیا تھا کہ شادی کے بعد

صرف گھر داری ہی کرتی ہیں سب لڑکیاں--

"مجھے ٹائم دیتی ہی کب ہو تم-- دن کو میں

آفس ہوتا ہوں اور رات کو میڈم بارہ بجے

تک کمرے کا رخ نہیں کرتی۔ میں بتا رہا

ہوں۔۔ اگر ایسے ہی چلتا رہا تو میں ابراڈ چلا

جاوں گا۔۔"

وہ اسے دھمکی دیتے بغور اسکے چہرے پر چھائی

گلابی کو دیکھنے لگا۔

اسکے جانے کا نام سنتے ہی وہ یونہی خفا ہوتی
تھی جیسے اب اسکی آنکھوں میں ہلکی سی نمی
کے ساتھ ہی چہرہ آہستہ آہستہ سرخ پڑا تھا وہ
بنا کچھ کہے رخ بدل گئی--

"تو مطلب تم نہیں جا رہی کالج--؟" وہ اسے یوں‌ہی خفا ہوتا دیکھ بے بسی سے مستفسر ہوا--

"آپ جائیں میں نایاب کے ساتھ چلی جاؤں گی--!!"

کمفرٹر میں سر دیے وہ ہلکی سی آواز میں

منمنائی تھی--

"اوکے ڈارلنگ-- خیال رکھنا اپنا-- رات کو ملتے

ہیں---!!" وہ کمفرٹر کے اوپر سے ہی اس

کے سر کو چومتا باہر نکلا تھا--

★★★★★★★★★

تجھے یقین ہے یہ سب کام کرے گا---

مطلب کیا تو سچ میں اسے امپریس کر لے

گا۔۔۔؟" ساحر کے سوال پر زاویار کمال نے

کندھے اچکالئے تھے ۔۔

"امید تو پوری ہے۔۔!!" وہ اسکے پاس اسکے

کیبن میں بیٹھا اسے سب سچ بتا رہا تھا۔۔

جس پر ساحر کا چہرہ سنجیدہ پڑا۔۔

"اگر کسی نے تمہیں دیکھ لیا تو سب گڑبڑ ہو جائے گی۔۔!!" ساحر نے اسے سمجھانا چاہا تھا کیونکہ اس پلین میں رزک تھا۔۔۔

"مجھے فرق نہیں پڑتا بس جو میں نے کہا ہے بس وہ کرتے جاو۔۔۔!!"

زاویار نے اسے واضح حکم دیا جس پر وہ اوکے

کہتے اس سے مصافحہ کرتے باہر نکلا۔۔ اسے

اب کچھ ضروری کام کرنے تھے۔۔

زاویار کمال کی سوچوں کا تسلسل موبائل فون

پر جگمگاتے شزا کے نام کو دیکھتے ہی ٹوٹا۔۔

"میں آ رہا ہوں---!!"

اسنے کال پک کرتے اسے جواب دیا ساتھ ہی

کیز اٹھاتے باہر نکلا---

★★★★★★★★★

"دل نہیں تھا تو کیا لینے آئی ہو کالج---
منحوسوں جیسی شکل بنا رکھی ہے--!!"
نایاب اسکی اتری شکل دیکھ دیکھ کر اب تھک چکی تھی--

"تمہارے بھائی کی وجہ سے آنا پڑا--- ورنہ مجھے

کوئی شوق نہیں ہے آنے کا--!!"

وہ اسے گھورتی نخوت سے سر جھٹکتے بولی--

"ان کو دیکھو۔۔ صبح سے ایسے دیکھ رہی ہیں

گروپ بنا بنا کر جیسے میں نے شادی کر کے

کوئی انوکھا کام کر لیا ہو۔۔!!"

وہ آس پاس گروپس میں کھڑی لڑکیوں کو خود

کو دیکھتا پاتے پہلے سے زیادہ چڑچڑی ہوئی

تھی--

نایاب نے لب دانتوں تلے دبائے واقعی ہی

صبح سے قریبا سارا کالج ہی دانیہ ابراہیم کو

دیکھنے آ چکا تھا۔۔

دانیہ نے جھنجھلا کر ہاتھوں میں پہنی سونے

کی چوڑیوں کو اتارنا چاہا۔۔ یہی وجہ تھی کہ سب

لڑکیاں اسے کلاس بنک کر کے دیکھنے آئی تھی--

"رہنے دو یار مت اتارو رکھو گی کہاں---؟"

نایاب اسے روکتے ہوئے بیگ اٹھاتے اٹھی--

چلو ٹائم ہو گیا ہے گیٹ پر دیکھتے ہیں کیا پتہ کوئی آیا ہو لینے۔۔۔!!"

نایاب اسکا ہاتھ پکڑتے اس کے ساتھ ہی گیٹ کی جانب بڑھ گئی۔۔

دانیہ منہ بنائے اسکے ساتھ گھسیٹتی جا رہی تھی--

"ہائے دانیہ کیسی ہو---؟" وہ ابھی گیٹ پر پہنچی ہی تھی جب ان کی جونیئر لاریب مسکراتے ہوئے دانیہ کی طرف بڑھی--

"میں ٹھیک تم کیسی ہو لاریب--!!" دانیہ

نے مصنوعی مسکراہٹ سے پوچھا--

حالانکہ اسکی نظریں گیٹ پر جمی تھی جہاں سے

ابھی ابھی نایاب گاڑی دیکھنے کیلئے نکلی

تھی--

"میں بھی ٹھیک ہوں--- یار مبارک ہو تمھیں شادی کی---!!" نایاب کے بھائی سے ہی ہوئی ہے ناں تمہاری شادی---!!"

اسے مبارک باد دیتے وہ ساتھ ہی اپنا شک یقین میں بدلنے لگی--

دانیہ نے ماتھے پر بل سمیٹے بمشکل سے سر اثبات میں ہلایا تھا --

لاریب کا اتنا انٹرسٹ لینا اسے سخت زہر لگ رہا تھا--

"یار بہت خوش قسمت ہو تم لڑکی--- اتنا ہینڈسم چارمنگ لڑکا پھنسا لیا تم نے---!!"

لاریب نے اپنی جلن اپنے لفظوں کے ذریعے اگلی-- جس پر پاس کھڑی کئی لڑکیاں دبی دبی مسکرائی تھی---

"بلکل پھنسایا بھی ہے اور نکاح بھی کیا

ہے-- تم میں سے کسی کو مسئلہ نہیں ہونا

چاہئے مجھ سے، میرے شوہر سے اور ہمارے

معاملات سے دور رہو---!!"

وہ اسکی آنکھوں میں آنکھیں گاڑھے ایک ایک لفظ غراتے ہوئے لہجے میں بولتی رخ موڑ گئی تھی۔

لاریب کا چہرہ اتنی انسلٹ پر سرخ پڑا تھا۔۔

اسنے دانت پیستے گیٹ سے نکلتی دانیہ ابراہیم

کو قہر بار نگاہوں سے گھورا۔۔ اب وہ اسے غصے

سے گھورنے کے سوائے کچھ کر بھی نہیں

سکتی تھی۔۔

★★★★★★★★★

عید کے بعد دانیہ اور زاویار کا ولیمہ ہے۔۔ کتنا
کہا تھا تم دونوں بہن بھائیوں کو ۔۔ کہ پھنسا
لو انہیں زندگی آسان ہو جائے گی مگر تم

گدھوں کے سر پر جو تک نہیں رینگی--- اب

بھگتو-- میرے ساتھ چل کر ان کے ولیمے کا

کھانا کھاتے پھرنا دونوں---!!"

فرحت بیگم عدیل اور رباب کو گھورتے غصے

سے بولی تھی--

رباب نے ان کی باتوں پر بلکل بھی کان

نہیں دھرے کیونکہ وہ کسی اور کو پسند کرتی

تھی۔ اور اب زاویار کے نکاح کے بعد اسے پورا

یقین تھا اسکا رشتہ اسکے پسند کے لڑکے سے

آسانی سے ہو جائے گا۔

"آپ لوگوں نے بتایا بھی نہیں مجھے ان کا نکاح ہو گیا۔۔!!" عدیل پر جیسے حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹے تھے۔۔

وہ تو زاویار کی مار کے بعد اپنے دوست کے پاس چلا گیا تھا تاکہ کوئی بھی اسکے بگڑے حلیے کو دیکھتے سوال ناں پوچھ بیٹھے--

"برخوردار اپنے عیاش دوستوں سے فرصت ملے تو کچھ پتہ چلے ناں تمہیں---!!"

نکاح بھی ہو گیا اور رخصتی بھی۔۔ اب تم

یونہی چرسیوں کی طرح در در کی خاک چھانتے

پھرنا۔۔

وہ نخوت سے کہتی سر جھٹکتے اندر چلی گئی۔

جبکہ عدیل کا چہرہ ایک دم سے غصے اور نفرت کی زیادتی سے سرخ پڑا تھا--

اسے پورا یقین تھا دانیہ ابراہیم اسی کے حصے میں آئے گی اسی لیے تو وہ سب کے سامنے ایک سلجھا ہوا شریف لڑکا بنا پھرتا تھا--

"دانیہ ابراہیم تم مجھے نہیں ملی تو کیا ہوا--
تمہاری وجہ سے اس زاویار کمال نے مجھ پر
ہاتھ اٹھایا تھا ناں اسکا بدلا تم ہی چکاوگی بس
تم دیکھتی جاو---

عدیل تحیل میں دانیہ کے عکس سے مخاطب

ہوتے سر نفرت سے جھٹک گیا۔۔

★★★★★★★★★

"میں نے سب دیکھ لیا ہے آپ فکر مت کریں مسٹر زاویار آپ کے سارے ارینجمنٹس آج رات ٹھیک آٹھ بجے تک ہو جائیں گے--

شزا نے پیشہ ورانہ انداز میں کہتے ہلکی سی مسکان دی--

"تھینک یو ویری مچ مس شزا-- یہ سب آپ
کی وجہ سے اتنی جلدی ارینج ہو رہا ہے ورنہ میں
پچھلے دو دنوں سے بہت سے لوگوں سے بات
کر چکا ہوں--

رمضان کی وجہ سے لوگ آرڈر نہیں لے

رہے--

"آپ شکریہ مت کہیں سر یہ ہمارا کام

ہے-- میں آپ کو کال کروں گی شام چھ

بجے کے قریب آپ ایک بار آ کر سب

انتظامات دیکھ لیجیے گا۔۔ اس کے بعد آپ کو تھوڑا بہت گائیڈ بھی کر دیا جائے گا۔۔!!"

شزا الطاف اسے پیشہ ورانہ انداز میں کہتے اسے خدا حافظ کہتے باہر نکلی تھی۔۔

اسکے نکلتے ہی زاویار کمال نے مسکراتے ہوئے تحیل میں ان حسین آنکھوں کو دیکھتے سر جھٹکا تھا--

★★★★★★★★★

"ماہرہ آپی اپ نے تو سرپرائز ہی کر دیا ہمیں---!!" نایاب گاڑی میں بیٹھتے ہی خوشی سے پرجوش سے انداز میں بولی تھی---

ماہرہ ڈرائیور کے ساتھ انہیں لینے آئی تھی جسے دیکھتے ہی وہ دونوں ہی کافی خوش لگ رہی تھی--

"میں نے سوچا کیوں ناں عید کی کچھ شاپنگ کر لی جائے-- زاویار اور امی سے میں اجازت

لے چکی ہوں اس لئے ہم سیدھا شاپنگ پر جائیں گی۔۔!!"

ماہرہ نے مسکراتے ہوئے ان دونوں کو سرپرائز دیا تھا۔۔

جس پر دانیہ کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا۔

اسے واقعی میں اس سرپرائز کی ضرورت

تھی--

ایک دم سے اسکا موڈ خوشگوار ہوا تھا--

"دانی ہم دونوں ایک جیسے سوٹ بنائیں

گے۔۔ !!"

نایاب نے جلدی سے اسے اپنی پلاننگ سے

آگاہ کیا۔۔

"بلکل بھی نہیں پہلے دن کا ڈریس دانی اور

زاوی کا سیم ہو گا-- دوسرے دن کا ہم

تینوں سیم کر لیں گے اور امی کہہ رہی تھی

کہ ہو سکتا ہے ولیمہ عید کے تیسرے دن

منعقد ہو---تو اس لیے ہم ولیمے کے ڈریسز

بھی آج ہی خریدیں گے۔۔۔بس دانی کا ڈریس

ہم نہیں لے گے۔۔!!"

ماہرہ نے ایک نگاہ اس کے مسکراتے چہرے

پر ڈالتے کہا تو وہ چونکی۔۔

'کیوں آپی آپ ساتھ آئے ہیں تو میں بھی ولیمے

کا ڈریس لوں گی--- !!" وہ بضد ہوئی تھی--

اگر نایاب اپنا ڈریس لے جاتی تو اسے سوچ

سوچ کر ہی پیٹ میں درد رہتا کہ جانے کون

سا ڈریس ہو گا اسکے خاص دن کے لیے--

''' اس معاملے میں ہم کچھ بھی نہیں کر سکتے

دانیہ--- کیونکہ زاویار کمال نے کہا ہے کہ وہ

اپنی بیوی کیلئے ولیمے کا ڈریس خود پسند کرے

گا--!!''

"اوہہہ بڑی محبتیں ہو رہی ہیں واہ بھئی

واہ۔۔۔ آپی ویسے ناں مجھے لگتا ہے کہ زاوی

بھائی دانیہ کو شروع سے پسند کرتے تھے بس

کبھی زبان سے اظہار نہیں کیا۔۔!! آپ کا کیا

لگتا ہے۔۔!!"

نایاب نے اسے چھیڑ رہی تھی-- جس کا چہرہ

گلابی ہوتا جا رہا تھا--

زاویار کمال کا خوبرو چہرہ ایک دم سے اسکی

آنکھوں کے پردے پر لہرایا تھا دل میں میٹھی

سی گدگدی سی ہوئی--

وہ یہ تو نہیں جانتی تھی کہ زاویار اسے پسند کرتا ہے یا نہیں مگر شادی کے بعد سے ہی اس کی دی گئی محبت مان اسے خود اپنے آپ میں کافی خاص بنا چکا تھا--

وہ اسکے معاملے میں حساس ہوتی جا رہی تھی

اور یہ بات اسے خود بھی نہیں معلوم تھی--

گاڑی شاپنگ مال کے سامنے رکی تھی--

وہ تینوں اپنے اپنے حجاب درست کرتے

گاڑی سے باہر نکلی--

"سب سے پہلے دانی کا ڈریس دیکھتے ہیں عید کے پہلے دن کیلئے ریڈ کلر ڈھونڈتے ہیں زاوی کا وائٹ شلوار قمیض ہو گا دونوں کافی پیارے لگے گے.."

ماہرہ خود سے سوچتے ان دونوں کو اپنا پلین

بتاتے ایک شاپ کی سمت بڑھی تھی۔

اپنے بھائی کی شادی میں وہ شراکت نہیں کر

سکی تھی مگر ولیمے تک وہ اس کے ہر دن کو

کافی یادگار بنانا چاہتی تھی۔۔

"بلکل ٹھیک کہا آپ نے آپی--!!" نایاب کو اسکی سوچ اچھی لگی تھی--

شاپ میں انہیں کچھ خاصا پسند نہیں آیا تھا-- اسکے بعد وہ کئی دکانوں میں گئی-بالآخر انہیں

ایک خوبصورت لانگ ریڈ کلر کی شلوار قمیض

پسند آئی تھی--

جس پر سفید زری کا خوبصورت کام ہوا تھا--

سوٹ کا گلا اور دامن بے حد پیارا تھا یہی وجہ

تھی کہ دانیہ کو دیکھتے ہی وہ پیس پسند آگیا

تھا--

"اس کے بعد وہ تینوں عید کیلئے سیم ڈریس

ڈھونڈنے لگی-

ڈریسز تو انہیں مل گئے تھے مگر کلرز مختلف

تھے بالآخر تینوں نے الگ الگ کلر لیا تھا

--اسکے بعد ولیمے کا ڈریسز کی باری آئی تھی--

مگر کہی بھی کچھ ہیوی نہیں دکھا تھا انہیں--

"سنو لڑکیو اس طرف ہیوی ڈریسز ہیں-- چلو چل کر دیکھتے ہیں--"

نایاب جو کافی دیر سے آگے پیچھے دوڑ رہی تھی آخر کار اسے ایک شاپ مل ہی گئی تھی--

ماہرہ اور دانیہ بھی اس کے ساتھ اس شاپ میں گئی--

وہاں واقعی میں بے حد خوبصورت پیسز تھے--

ماہرہ اور نایاب نے اپنے لیے ایک جیسا کلر چوز کیا تھا--

پیچ کلر کی خوبصورت میکسز واقعی میں ان کے فنکشن کے حساب سے پرفیکٹ تھی--

"میکسز لیتے ہی وہ کافی تھک چکی تھی--

"آپی اب گھر چلتے ہیں باقی شاپنگ پھر کر لیں گے-- ابھی مجھے روزہ لگ رہا ہے--!!"

وہ منہ بگاڑتے سنجیدگی سے بولی۔تو ماہرہ نے

سر اثبات میں ہلایا۔۔ تھک تو وہ بھی گئی

تھی۔۔

"شکر ہے اذہان کو امی نے پاس رکھ لیا ورنہ

اتنی شاپنگ کبھی ناں ہوتی آج۔۔

کپڑے تو ہو گئے اب باقی شاپنگ ایک دو دن

کے بعد کریں گی--!!"

وہ تینوں باتوں میں مصروف تھی-- جب

اچانک دانیہ کے قدم تھمے-

وہ ایک طرف جانے کسے دیکھ رہی تھی--

"کیا ہوا یار کسے دیکھ رہی ہو دانی---؟" نایاب

اسکے رکنے پر گہری سانس بھرتے مستفسر ہوئی

کیونکہ وہ بہت تھک چکی تھی--

اسے اب مزید یہاں نہیں رکنا تھا--

"ماہرہ نے مڑتے سائیڈ دیکھا۔ سامنے کا منظر دیکھ اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئی تھی---

سامنے ہی زاویار کسی لڑکی سے نا صرف مسکرا مسکرا کر باتیں کر رہا تھا بلکہ وہ ڈریسز نکال

نکال کر اسے دکھا رہا تھا جو کہ وہ ریجیکٹ کر رہی تھی--

"دانیہ---!!" ماہرہ نے گھبرا کر دانیہ کو تھاما وہ بس گرنے والی ہوئی تھی--

"دانیہ ابراہیم کی آنکھیں بے یقینی سے پھیلی

تھی -- پورا وجود جیسے آگ کے شعلوں کی مانند

دہک رہا تھا--

وہ بھیگی آنکھیں مضبوطی سے موندتے اپنے

آپ کو حواس میں رکھنے کی کوشش کر رہی

تھی--

"میں کسی کو پسند کرتا ہوں ---!!" زاویار

کمال کا بولا گیا وہ ایک جملہ ایک لمحے میں دانیہ

ابراہیم کے ذہن کے پردوں پر جھلمل کرتا

اسکے مان یقین محبت کو توڑ چکا تھا--

"دانیہ---!!"

وہ جو ماہرہ کے ہاتھ جھٹکتے سیدھی ہوتی کھڑی

ہوئی تھی-- ایک دم سے آتے تیز چکر کے

سبب وہ اپنے حواس بحال نہیں رکھ سکی

تھی۔

دانیہ ابراہیم زاویار کمال کی بے وفائی کی ہلکی

سی لہر تک جھیل نہیں سکی تھی۔۔

نایاب اور ماہرہ کی چیخوں نے کئی لوگوں کو اپنی جانب راغب کیا تھا۔۔

کئی لوگ ان کے آس پاس اکٹھے ہونے لگے تھے۔۔ دور کھڑا زاویار ماہرہ کی آواز پہچانتے ایک دم سے مڑا تھا۔۔ تھوڑے ہی فاصلے پر لگی

بھیڑ کو دیکھ وہ جیسے ہی مڑنے لگا اچانک اسکی

نظر ماہرہ پر پڑی تھی-

ایک سیکنڈ لگا تھا اسے ماہرہ کو پہچاننے

میں---- وہ شزا کو وہی چھوڑتا بھاگتا ہوا ان

کی طرف لپکا--

"پیچھے ہٹو سب کیا ہوا ہے-- آپی---!!" وہ
پاگلوں کی طرح انہیں آوازیں دیتے آگے بڑھا
تھا بھیڑ میں سے راستہ بناتے وہ جیسے ہی آگے
بڑھا--

نایاب کی گود میں بیہوش پڑی دانیہ کو دیکھ

ایک لمحے کے لیے زاویار کمال کے پاوں کے

نیچے سے جیسے زمین نکلی تھی--

"دانیہ---!!" وہ اسے پاگلوں کی طرح پکارتا

ایک دم سے جھکا تھا--

دانیہ آپی کیا ہوا اسے۔۔۔!!" وہ بلکل پاگل ہو رہا تھا جیسے۔۔۔ ماہرہ اور نایاب کی حالت بھی اسی کے جیسی تھی ۔

ان دونوں کو خاموش دیکھ زاویار نے جلدی سے

جھکتے دانیہ کو بانہوں میں بھرتے قدم باہر کی

سمت تیزی سے بڑھائے تھے--

ماہرہ اور نایاب بھی ان کے پیچھے ہی تیزی سے

باہر کو نکلی---

★★★★★★★★★

"وہ یک ٹک اسے دیکھ رہا تھا گزرا ایک ایک لمحہ اس کے لیے کسی عذاب سے کم نہیں رہا تھا۔۔

دانیہ ابھی تک بیہوشی کی حالت میں تھی--

زاویار اسے ڈاکٹر سے چیک اپ کرواتے ہی

واپس لے آیا تھا--

مگر ڈاکٹر نے دانیہ کو ریسٹ کا مشورہ دیا تھا

جس کی وجہ سے اسے کسی نے بھی ڈسٹرب

نہیں کیا--

"بھائی آپ کو امی بابا بلا رہے ہیں---!!"

یہ کوئی چوتھی مرتبہ تھا ۔۔ نایاب اسے بار بار

پیغام دے کر جا رہی تھی ۔۔

مگر وہ بلکل خاموش بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا ۔۔

"زاویار امی بلا رہے ہیں۔ اس سے پہلے کہ وہ یہاں آئیں بہتر ہے کہ تم خود ان کے پاس چلے جاو۔۔!!"

روزہ کھلنے میں تھوڑا ہی ٹائم باقی تھا گھر کا ماحول کافی ٹینس ہو چکا تھا۔۔

ہر کوئی زاویار کی حرکت پر غصہ اور خفا تھا اوپر سے وہ کسی کو بھی کوئی جواب نہیں دے رہا تھا۔۔

"ماہرہ کے کہنے پر وہ گہری سانس بھرتے اپنی
آنکھیں ایک پل کو موندتے جگہ سے اٹھا اور
لب بھینچتے باہر کو نکلا تھا--

دروازہ ناک کرتے وہ جیسے ہی اندر داخل ہوا
سامنے ہی اسے شازیہ بیگم، کمال صاحب اور

سجاد صاحب بیٹھے دکھائی دیے جو غالبا اسی کا

انتظار کر رہے تھے--

"بیٹھنے کی ضرورت نہیں--- مجھے صرف اتنا

بتاو کون تھی وہ لڑکی---؟"

اس سے پہلے کہ وہ بیٹھتا کمال صاحب کی

کڑک دار آواز سنتے وہ بے بسی سے آنکھیں میچ

گیا--

دانیہ ان سب کو بے حد عزیز تھی۔۔ اس کے ساتھ زیادتی کوئی بھی برداشت نہیں کر سکتا تھا۔۔

"بابا میں نے کچھ بھی غلط نہیں کیا۔۔ دانیہ

کو ٹھیک ہو جانے دیں آپ سب کو میں

ساری بات تفصیل سے سمجھا دوں گا۔۔!!"

وہ پہلے ہی دانیہ کو لے کر ڈسٹرب تھا۔۔ اب کسی کے مزید سوالات کے جواب دینا اسکے بس میں نہیں تھا۔۔

"تو ٹھیک ہے افطار کے بعد اپنی شکل دکھانا فل حال تم گیسٹ روم میں چلے جاو تمہاری

افطاری وہی دے دی جائے گی میں بھی
نہیں چاہتی کہ دانیہ تمہیں دیکھ کر مزید دکھی
ہو۔۔ اسے افطاری کر لینے دو اس کے بعد
بات کریں گے۔۔!!"

شازیہ بیگم نے اسے سرد لہجے میں حکم دیا تو وہ

لب بھینچ کر کمرے سے باہر نکلا--

وہ جیسے ہی گیٹ کی سمت بڑھا۔ سامنے سے

آتے ساحر سے اسکا ٹکراو ہوا تھا--

"تجھے کیا ہوا۔۔؟" وہ اس کا اترا پریشان چہرہ دیکھ کر تعجب سے پوچھنے لگا۔۔

زاویار اسے جواب دینے کی بجائے اسے سائیڈ کرتا گیسٹ روم کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

"ساحر بھائی کیا آپ جانتے ہیں وہ لڑکی کون تھی۔۔ کیا بھائی سچ میں اس لڑکی کو پسند کرتے ہیں۔۔۔؟"

وہ دہلیز پر کھڑا ہی تھا جب سامنے سے آتی نایاب نے اس سے سوال کیا۔۔

ساحر اسے گھور کر رہ گیا۔۔

'پہلے تو بھائی کہنا بند کر دو اتنا بھی بڑا نہیں ہوں تم سے بس چار پانچ سالوں کا فرق ہو گا۔۔ اور دوسرا یہ کہ مجھے بتاو کون سی لڑکی۔۔۔؟"

وہ کمر پر ہاتھ رکھے لڑاکا عورتوں کی طرح پوچھ رہا تھا--

نایاب نے اسے مال والا سارا واقعہ سنایا--

''یار کیا پاگل ہو تم سب لوگ---- زاویار کا کوئی چکر نہیں اس لڑکی سے--- وہ بس اس

کے ساتھ کسی کام کے سلسلے میں گیا

تھا۔۔!!"

"اچھا مگر وہ وہاں اس لڑکی کو کپڑے نکال

نکال کر ایسے چیک کر رہا تھا جیسے ان دونوں

کو بہت قریبی رشتہ ہو۔۔!!"

مانا زاوی تمہارا دوست ہے مگر جھوٹ بولنے پر

تمہیں چھوڑا نہیں جائے گا ساحر۔۔۔!!"

ماہرہ کی آواز اور سنجیدگی سے بھری آواز سنتے

ساحر نے تھوک نگلا تھا۔

آپی میرا یقین کریں سچ میں ایسا کچھ بھی نہیں

میں آپ کو ساری بات بتاتا ہوں---!!"

چاروناچار اسے ساری بات بتانا پڑی تھی-- جسے

سنتے ہی ماہرہ نے تاسف بھری گہری سانس

بھری--

"ہمیں دانیہ کو سمجھانا ہو گا آپی---!!" نایاب

کافی پریشان تھی اسے کے کر--

"نہیں---آپ دونوں یہ بات فل حال کسی

سے بھی نہیں کریں-- بس تھوڑی ہی دیر

میں افطار کے بعد وہ ویسے بھی خود سب بتا

دے گا۔۔!!"

ساحر نہیں چاہتا تھا کہ زاویار کا پلان عین

وقت پر خراب ہو۔۔ اسنے بہت محنت کی

تھی۔۔

"ساحر ٹھیک کہہ رہا ہے نایاب--- ہمیں

زاوی کے بتانے کا ویٹ کرنا چاہیئے--!!"

چلو ساحر تم اس کے پاس جاو-- تم دونوں کی

افطاری وہی بھجوا دیتی ہوں میں---!!"

ماہرہ نے اسے دیکھتے نرمی سے کہا تو وہ بھی

مسکراتا ایک چور نظر نایاب کمال پر ڈالتے باہر

نکلا تھا۔۔

ماہرہ کی تیز نظروں نے اس کا یوں دیکھنا کافی

اچھے سے نوٹ کیا تھا۔۔ پھر کچھ سوچتے وہ

خاموشی سے اندر بڑھ گئی۔

★★★★★★★★★

"کچھ کھا لو دانی۔۔!!" ماہرہ اسے کب سے
کہہ رہی تھی ۔ افطار کے بعد اس نے صرف
برائے نام ہی کھایا تھا۔۔ نماز پڑھتے ہی وہ
کمرے سے باہر نہیں نکلی ۔۔

اسکی سرخ آنکھیں کافی دیر سے رونے کی چغلی کر رہی تھی--

"نہیں آپی بھوک نہیں مجھے---!!"

دانیہ نے بمشکل سے اپنے لہجے کو ہموار بنایا--

ماہرہ اسے دیکھتے رہ گئی--

ٹرے میز پر رکھتے وہ اسکے پاس بیٹھی۔ دانیہ کی

حالت دیکھتے وہ اسے سب بتانا چاہتی تھی--

دانی مجھے کچھ بتانا ہے تمہیں---!!"

ماہرہ کی بات پر دانیہ نے حیرانگی سے انہیں

دیکھا۔ اس سے پہلے کہ وہ اسے کچھ بتاتی معا

دروازہ ناک کرتے زاویار اندر داخل ہوا۔۔

"السلام علیکم۔۔۔" بے قرار نگاہیں دانیہ

ابراہیم پر گئی تھی۔

جس کا سرخ چہرہ دیکھ زاویار کمال نے بمشکل

سے خود پر ضبط کیا تھا ۔

"وعلیکم السلام ۔۔ آو زاوی ۔۔ !!"

ماہرہ ایکدم سے جگہ سے اٹھی ۔۔

آپی کیا آپ پانچ منٹ کیلئے باہر جائیں گی مجھے

دانیہ سے کچھ بات کرنی ہے۔۔!!"

زاویار کے سنجیدگی سے کہنے پر ماہرہ سر ہلاتے

روم سے باہر نکلی تھی ۔ اسے جاتا دیکھ دانیہ

بھی تیزی سے بیڈ سے اترتے باہر کی سمت

بڑھنے لگی--

"بات کرنی ہے مجھے یہاں آو---!!" اسکا بازو

وہ پکڑ چکا تھا--

دانیہ کی آنکھیں بھیگی--

"ضرورت نہیں مجھے آپ سے کوئی بات نہیں

کرنی --"

اسکا لہجہ سرد ہوا تھا بھیگی نگاہیں جھکائے وہ

باہر جانے لگی

جب اسکے شانوں سے تھامے وہ ایکدم سے

نزدیک کر گیا۔۔

"دانیہ زاویار کمال۔۔۔ میری طرف

دیکھو۔۔۔!!"

وہ اسکی جھکی نظریں دیکھتا خاصا جھنجھلایا تھا۔۔

"مجھے آپ کی آنکھوں میں تو کیا آپ کو ہی نہیں دیکھنا--

"کیوں یقین نہیں ہے مجھ پر---؟" زاویار کا لہجہ سوالیہ ہوا---

"یقین کی بات ہے ہی نہیں زاویار ناں مجھے

آپ سے کوئی گلہ ہے-- آپ نے پہلے ہی

مجھے بتا دیا تھا کہ آپ کسی اور کو پسند کرتے

ہیں پھر گلہ شکوہ کس بات کا-!!

آواز کی لرزش کو وہ بہت مشکل سے کنٹرول

کر رہی تھی۔ پورا بدن کانپ رہا تھا اسکا --

زاویار اسے تاسف سے دیکھ کر رہ گیا۔۔

"گلہ شکوہ نہیں پھر بھی کچھ سن تو لو۔۔۔!"

اس نے بے حد پیار سے اسکا چہرہ ہاتھوں میں

بھرا تھا--

دانیہ جھٹکے سے اسکے ہاتھ جھٹک گئی--

"آپ نہیں جانتے شاید زاویار مگر کوئی بھی

عورت اپنا شوہر نہیں بانٹ سکتی-- اور ناں

ہی مجھ میں اتنا ظرف ہے اس لئے آپ مجھے

طلاق دے دیں۔۔!!"

وہ اس کی سرخ آنکھوں میں دیکھتے اس قدر

سنجیدگی سے اتنی بڑی بات بول گئی تھی کہ

زاویار کمال کئی لمحے تک سکتے میں چلا گیا۔۔

اسے یقین نہیں ہو رہا تھا دانیہ ابراہیم اتنی

بڑی بات کہہ دے گی--

"طلاق تو تمہیں کسی بھی صورت نہیں ملے گی

دانیہ زاویار کمال--- مجھ سے آزادی تمہیں

میری موت کے بعد ہی ملے گی--!!"

شادی کے دو ہفتوں کے بعد اسکی دولہن اس

سے طلاق کا مطالبہ کر رہی تھی--

وہ ایک ایک لفظ پر زور ڈالتے اسکا ہاتھ مضبوطی

سے جکڑتے اسے گھسیٹتے ہوئے اپنے ساتھ

لیے کمرے سے باہر نکلا--

ہاتھ چھوڑیں میرا زاویار کیا کر رہے ہیں

آپ---!!"

درد کی شدت سے وہ چیخی تھی۔ کہاں دیکھا تھا

مقابل کا ایسا وحشی روپ--

"دانیہ کی چیخیں سن ہر کوئی ہال میں جمع ہوا تھا --   سبھی زاویار کو روکنے کی کوشش کر رہے تھے --

مگر وہ کسی کی ایک بھی سنے بغیر اسے گھسیٹتے

ہوئے گاڑی میں بٹھاتا گاڑی زن سے سٹارٹ

کرتا وہاں سے نکلا تھا۔۔

شازیہ بیگم یہ منظر دیکھ اپنا سر ہاتھوں میں گرا

گئی تھی۔۔ ایکدم سے جانے کیا مصیبت آن

پڑی تھی ان کے گھر --- وہ سب سر پکڑے

پریشانی سے سب ٹھیک ہونے کی دعا کر

رہے تھے --

★★★★★★★★★

"مجھے آپ کے ساتھ کہی بھی نہیں جانا زاویار

کیوں زبردستی کر رہے ہیں--- پلیز واپس

چلیں---!!"

وہ اسکا ہاتھ چھوڑ ہی نہیں رہا تھا اور اسکے

مضبوط گرفت پر دانیہ کا دل گھبرا رہا تھا--

عجیب سی جھنجھلاہٹ سی تھی جو اسے بلکل

بھی سکون نہیں لینے دے رہی تھی--

"زاویار کمال کا چہرہ بلکل سرد اور سپاٹ تھا۔

آج سے پہلے شاید ہی وہ اتنے غصے میں آیا ہو

کبھی---

دانیہ کے کہے الفاظ اب تک اس کے کانوں میں گونج رہے تھے۔۔ وہ تیس منٹ کا راستہ دس منٹ میں طے کرتے ہوٹل پہنچا تھا۔۔

اس قدر ریش ڈرائیونگ دیکھ دانیہ کو پورا یقین تھا کہ وہ دونوں ہی آج زندہ نہیں بچے گے۔۔

مگر گاڑی جیسے ہی زور دار طریقے سے ایک جھٹکا

کھاتے رکی۔

دانیہ نے خوف سے بند آنکھیں ایک دم سے

کھولی ۔۔ اسکا پورا بدن ٹھنڈا پڑ چکا تھا۔۔

چہرہ پیلا پڑ چکا تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ

سمجھتی گاڑی سے نکلتے زاویار کمال اس کی

کلائی جکڑتے اسے پھر سے باہر نکال گیا۔۔

"یہاں تماشہ مت کرنا دانیہ ۔۔ چپ چاپ چلو

میرے ساتھ۔۔!!" وہ چادر اسکے سر پر اچھے

دانیہ نے تو بولا میں لہجے سرد ترین سے جمائے

دیکھا سے نظروں کرتی شکوہ اسے نگلتے تھوک

تھا۔۔

کی اندر تھامے ہاتھ کا اس کرتا اگنور وہ جنہیں

سمت بڑھا۔۔

"لفٹ میں داخل ہوتے اسنے ایک دم سے

دانیہ کا ہاتھ چھوڑا۔۔

جس پر وہ ایک کونے میں کھڑی سر جھکا گئی

تھا۔۔ زاویار اسکے کپکپاتے بدن کی لرزش

محسوس کر چکا تھا مگر فل حال وہ اسے خود میں

بھینچ کر شانت نہیں کر سکتا تھا--

لفٹ دوسرے فلور پر کھلی--

"ہیلو مس شزا کہاں ہیں آپ۔۔؟" وہ موبائل

فون کان سے لگائے ایک ہاتھ میں اسکا ہاتھ

مضبوطی سے پکڑے آگے بڑھ رہا تھا۔۔

'دانیہ نے چونک کر اسے دیکھا۔۔ مطلب

صاف تھا وہ اسے اس لڑکی سے ملانے لایا

تھا-- یہ خیال آتے ہی دانیہ کے آنسوں اور

بھی تیزی سے بہے تھے--

"ہیلو مسٹر کمال ویلکم مسز زاویار کمال--!!"

شزا مسکراتے ہوئے پیشہ ورانہ انداز میں بولتے

ساتھ ہی اپنا ہاتھ مصافحے کیلئے بڑھا چکی تھی-

اسکا طرز تخاطب دانیہ کو عجیب لگا مگر وہ خفگی

سے رخ موڑ گئی--

شزا نے چونک کر زاویار کمال کو دیکھا تھا-- جو

خود دانیہ کے رویے پر شرمندہ ہوا تھا--

"مس شزا آپ ایک فیور کر دیں پلیز دانیہ کا

میک اوور کر دیں---!!"

وہ مودب سے لہجے میں بولا تو دانیہ نے نا سمجھی

سے اسے دیکھا تھا۔

"شیور مسٹر کمال۔۔۔ !!" وہ مسکرا کر کہتی

دانیہ کا ہاتھ پکڑے ایک کمرے کی طرف بڑھ

گئی۔۔

کمرے میں داخل ہوتے ہی شزا نے ایک

خوبصورت سی میکسی اسکے حوالے کی۔۔

"بلیک کلر کی وہ خوبصورت میکسی جس کی

سلیوز ہالف تھی ۔ ڈریس بیک لیس اور ڈیپ

تھا اسے دیکھتے ہی دانیہ نے بیڈ پر پھینکا۔۔

مجھے یہ سب نہیں پہننا پلیز آپ زاویار کو بلا

دیں۔۔!!" وہ عجیب سی شرمندگی سے دوچار

ہوئی تھی۔۔

آپ کے ہزبینڈ نے آپ کے لیے لی ہے یہ

ڈریس آپ ریڈی ہو جائیں سب سمجھ آ جائے

گا آپ کو۔۔۔!!"'

"چلیں ٹھیک ہے آپ باہر جائیں میں خود ہو جاؤں گی تیار۔۔!!" وہ جھنجھلاہٹ کا شکار ہوئی تھی۔۔

شزا بنا کچھ کہے باہر نکل گئی۔۔اسکے جاتے ہی دانیہ نے اس ڈریس کو گھورا اور پھر کچھ

بھی سمجھ ناں آنے پر وہ ڈریس اٹھائے

واشروم کی جانب بڑھ گئی--

★★★★★★★★★

وہ کافی دیر سے اسکا انتظار کر رہا تھا ۔ بے

چینی سے ٹہلتے اس نے ایک نظر گھڑی پر

ڈالی۔ جو رات کے گیارہ بجا رہی تھی--

وقت اتنی جلدی گزرا تھا اسے پتہ ہی نہیں چلا

--

شنرا وہاں سے جا چکی تھی--- زاویار گہری

سانس بھرتے دروازے کا ہینڈل گھماتے اندر

داخل ہوا--

"بے تاب نگاہیں بے چینی سے دانیہ ابراہیم

کو ڈھونڈ رہی تھی--

اچانک اسکی نگاہیں ایک منظر پر تھمی--

خوبصورت پرکشش آنکھیں بے تحاشہ پھیلی --

سامنے ہی مرر میں دانیہ ابراہیم کا ابھرتا عکس

دیکھ زاویار کمال کے دل کی دھڑکنیں بڑھی--

وہ اسکی پسند کی ہوئی بلیک میکسی میں غضب

ڈھا رہی تھی--

بال اسکے ہاتھ میں تھے جنہیں جوڑے کی

شکل میں ٹائٹ کرتے وہ کسی کی نظروں کی

تپش پر مڑی تو زاویار کو سامنے دیکھ وہ چونکی--

وہ اسے دیوانوں کی طرح دیکھ رہا تھا-- اور دانیہ

ابراہیم کا چہرہ بنا کسی میک اپ کے بھی

سرخ پڑا تھا--

وہ ہونٹ چباتے آگے پیچھے دیکھتے اسے مکمل

اگنور کر رہی تھی-- جو مسکراتے ہوئے اپنا

بے حال دل سنبھالے اس کے نزدیک

پہنچا۔۔

"میری سوچ سے بھی زیادہ پیاری لگ رہی ہو

مسز زاویار۔۔۔!!" وہ اسکا چہرہ ہاتھوں کے

پیالے میں بھرتے عقیدت سے اسکی پیشانی

چومتے سر اسکے سر سے ٹکائے بولا---

دانیہ اسکی مہک کو سانسوں میں گھلتا بخوبی

محسوس کر رہی تھی--

"زاویار اسکا ہاتھ نرمی سے تھامتا اب اس
کمرے سے نکلتے سامنے والے کمرے میں
داخل ہوا۔

کمرہ مکمل تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا۔۔

وہ جیسے ہی اندر داخل ہوئے ایک دم سے لائٹس آن ہوئی-- دانیہ بے یقینی سے پھیلی نگاہوں سے اس خوبصورتی سے سجے کمرے کو دیکھ رہی تھی-

ایسا لگ رہا تھا کہ وہ کسی کی ویڈنگ نائٹ

کیلئے سجایا گیا ہو---

"سامنے ہی ایک خوبصورت سا ٹیبل تھا پر

کینڈلز جل رہی تھی-

اچانک لائٹس بند ہوئی تھی اور پورا کمرہ کینڈلز اور دیوں کی چمکتی سنہری روشنی میں جگمگانے لگا۔۔

دانیہ ابراہیم کو یہ سب اپنا خواب سا لگا تھا ایسی ہی تو خوبصورت منظر اس نے سوچ رکھا

تھا -- جسے زاویار کمال نے جانے کب پڑھ لیا

تھا وہ سمجھ ہی ناں سکی--

"زاویار اسے کرسی پر بٹھاتے اسکے سامنے

بیٹھا--

سیاہ تھری پیس سوٹ میں ملبوس وہ بے حد پرکشش لگ رہا تھا--

دانیہ نے اب اسے بغور دیکھتے نظریں چرائی--

"سوری مائے لو--- اگر میری چھوٹی سی جان کو میری کوئی بھی حرکت بری لگی ہو-- تو اس

کے لئے زاویار کمال دل و جان سے معذرت خواہ ہے-- شزا میری مدد کرنے مال میں گئی تھی-

کیونکہ مجھے تمھاری اور اپنی ویڈنگ نائٹ کیلئے کچھ اسپیشل کرنا تھا-- اور وہ میری محبت

نہیں ہے بس ایک ڈیزائنر ہے جس نے یہ

سب ارینج کرنے میں میری مدد کی ہے۔ زاویار

کمال کو اگر تم سے پہلے کسی سے محبت ہوتی

تو آج وہ ہی میری زندگی میں ہوتی۔۔۔!!

اسکے اس ایک جملے پر دانیہ کی آنکھیں جلن سے سرخ پڑی۔ میری پہلی اور آخری محبت صرف تم ہو دانیہ ابراہیم کیونکہ اب تم میری بیوی ہو۔۔ اور تمہارے سوا میں کسی کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔۔۔!!"

وہ شدت سے بوجھل لہجے میں کہتا اسکا ہاتھ

چوم گیا--

دانیہ عجیب شرمندگی کا شکار ہو رہی تھی اس

نے کتنا غلط سمجھا تھا اسے اور وہ الٹا اسی کے

لئے ہی سرپرائز پلین کر رہا تھا--

زاویار نے اسے تھوڑی ہی دیر میں پرسکون کر

دیا۔۔ کھانا ایک اچھے ماحول میں کھایا گیا تھا۔

اسکے بعد زاویار اپنی جگہ سے اٹھتے اس کے

نزدیک پہنچتے اسکا ہاتھ تھام گیا۔۔

دانیہ اسکے سامنے کھڑی تھی۔۔

"زز زاویار سسس سوری میں نے آپ پر شک

کیا۔۔!!" وہ بھیگی آنکھوں سمیت کہتی ایک

دم سے اسکے سینے سے جا لگی تھی۔

زاویار کمال کے لب مسکرائے۔۔ اگر ہر بار
سوری اتنے خوبصورت انداز میں ملے گا تو ایسی
سو غلطیاں معاف ہیں جانم۔۔۔!!"
اسکے گھمبیر لہجے کی تپش پر وہ جیسے ہی اپنی
حرکت پر دور ہونے لگی۔ اگلے ہی لمحے زاویار کی

گرفت اسکی نازک کمر کے گرد سخت ہوئی تھی---

"زز زاویار--!!"

"اششش--آج کی یہ رات صرف اور صرف پیار ہو گا--- اور تم مجھے بلکل بھی نہیں روکو

گی۔۔!!" وہ کہتے جھک کر اسکی تھوڑی چوم

گیا تھا۔۔

اسکی ڈیمانڈ پر دانیہ نے سر پھر سے اسکے سینے

میں چھپاتے خود کو اسی کی گہری نگاہوں سے

بچانا چاہا تھا۔۔

جس کے ہونٹ مسکرا رہے تھے اور اسکی

گرفت دانیہ ابراہیم کے گرد اسکے کھینچے گئے

حصار کی مانند ہی سخت ہو رہی تھی--

★★★★★★★★★

چند دنوں کے بعد

"بہت خوبصورت لگ رہی ہیں آپ--

ماشاءاللہ---!!" تھینک یو--!!" آج چاند

رات تھی اور آج شازیہ بیگم نے سب کی

دعوت رکھی تھی--

ایک چھوٹی سی گیدرنگ جو وہ اپنے بیٹے کی

شادی کی خوشی میں کرنا چاہتی تھی--

ماہرہ اور نایاب، دانیہ کو ساتھ پارلر لے گئی تھی کیونکہ ان کا کہنا تھا کہ آج خاندان بھر کی نظر ان کی بھابھی پر ہو گی تو اسے سب سے پیارا لگنا چاہیے--

"پیاری تو لگے گی ناں ہماری لڑکی۔۔ جب ہمارا بھائی اتنا ٹوٹ کر چاہتا ہے۔۔۔!!" نایاب اس کی گردن کے گرد گھیرا بناتے مسکرا کر بولی تو دانیہ کا چہرہ جہاں سرخ پڑا تھا وہی باقی سب بھی ہنس پڑے۔۔

چلو بھئی لڑکیو جلدی کرو--- میرا بیٹا رو رو کر

پاگل ہو رہا ہے ہمیں جلدی چلنا

چاہیے---!!"

ماہرہ کو اذہان کی فکر تھی۔ گھر سے کئی بار

کالز آچکی تھی اور اب وہ تینوں آخر کار گھر

واپسی کیلئے روانہ ہو گئی تھی۔۔

گھر پہنچتے ہی ان تینوں کا سامنا ساحر سے

ہوا۔۔ جس نے مسکرا کر تینوں کو سلام کیا۔۔

اور بھرپور نگاہ سنہری سوٹ میں ملبوس نایاب پر

ڈالی--

"نایاب مجھے کچھ بات کرنی ہے---!!"

دانیہ اور ماہرہ آگے تھی۔ اس لیے وہ جلدی

سے اسکا ہاتھ پکڑ گیا--روزہ کھلنے ہی والا تھا۔

نایاب اسکی حرکت پر چونکی چہرے پر غصہ عود آیا۔۔

"یہ کیا بدتمیزی ہے ۔ !!" اسکا اشارہ ہاتھ پکڑنے کی طرف تھا۔

تمیز کرنے کے لیے تھوڑی سی بدتمیزی کرنا

پڑی اس کے لیے سوری-- وہ معصومیت سے

بولا-- نایاب نے اسے گھورا- -

دراصل بہت ہمت کے بعد تم سے بات کر

رہا ہوں پلیز غصہ مت ہونا-- میں تم سے

شادی کرنا چاہتا ہوں-- اپنے گھر والوں کو

بھیجنا چاہتا ہوں بس تمہاری مرضی جاننا چاہ رہا

تھا اگر تمہیں کوئی اعتراض ہے تو---!!"

نایاب کو زیادہ جھٹکا نہیں لگا تھا۔۔ کیونکہ کچھ حد تک وہ سامنے کھڑے شخص کی پسندیدگی بھانپ چکی تھی۔

"اپنے گھر والوں کو بھیجیں اگر میرے گھر

والوں کو کوئی اعتراض ناں ہوا تو مجھے بھی

کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔۔۔!!"

نایاب نے بڑے رساں اور سمجھداری سے

جواب دیا اسکے بعد وہ اندر چلی گئی۔۔

ساحر اسکے جانے کے اسکے جواب کو سوچتا دل ہی دل میں مسکراتے خوشی سے بے حال ہو گیا۔۔

★★★★★★★★★

زاویار کہاں ہیں آپ۔۔۔؟" روزہ افطار ہو چکا
تھا اور اب تک وہ واپس نہیں لوٹا تھا ۔۔ اسکی
ایک ضروری میٹنگ تھی ۔ وہ پہلے ہی دانیہ کو
اپنے دیر سے آنے کا بتا چکا تھا مگر بار بار سب

مہمانوں کے پوچھنے پر وہ خود ہی پریشان سی

ہوتی اسے کال کر گئی--

"بس آ رہا ہوں جان راستے میں ہوں--- فکر

مت کرو --تھوڑا سا ویٹ پھر میں تمہارے

پاس---!!"

وہ محبت سے کہتے کال کاٹ گیا--

دانیہ مسکراتے ہوئے کال کاٹتے ایک دم

سے مڑی---

تو اسکے چہرے کا رنگ بدلا--

"آپپ۔۔۔آپ کیا کر رہے ہیں میرے روم

میں۔۔۔۔ جائیں یہاں سے ۔۔۔!!

عدیل کو دیکھتے ہی دانیہ کے چہرے کا رنگ

سرخ پڑا۔ وہ اسے نفرت اور غصے سے دیکھتی

ایک دم سے چلائی تھی۔۔ مگر اس کی سوچ

کے برعکس عدیل بجائے جانے یا ڈرنے کے

الٹا اسی پر ہنسا۔۔

" اس دن زاویار نے اچھے سے پڑھانے نہیں

دیا تمہیں۔۔۔ تو میں نے سوچا کیوں ناں آج

کچھ پڑھائی ہو جائے۔ ویسے بھی اب تو ہمارا

رشتہ ڈبل ہو گیا ہے بھابھی جی۔۔!!"

وہ اسکے پورے وجود کو گھورتے خباثت سے

بولا۔۔ جس پر دانیہ نے مٹھیاں غصے سے

بھینچی۔۔

"وہ ایکدم سے مڑی اپنے موبائل فون اٹھاتے

اسنے جلدی سے زاویار کا نمبر ڈائل کرنا

چاہا۔۔۔اور اسے یہ کرتا دیکھ عدیل تیزی سے

جھپٹتے ہوئے اسکا موبائل فون چھینتے دور

پھینک گیا۔۔

"سوچنا بھی مت اسے بلانے کی۔۔۔ آج تیرا وہ خشر کروں گا کہ تیرا شوہر تجھے چھونے سے بھی شرم محسوس کرے گا۔۔۔!!"

وہ غصے سے اسے پیچھے بیڈ کی طرف دھکہ دیتے ای دم نفرت سے چلایا تھا۔۔

اس کی بات سنتے دانیہ کا پورا وجود ٹھنڈا پڑا--

"نن نہیں--- آپی امی کوئی ہے-- پلیز

بچاو--!!"

دانیہ بری طرح سے چیختے ہوئے پیچھے کو ہونے

لگی-- اور اسے یوں چیختا دیکھ عدیل تیزی سے

بیڈ پر چڑھتے اس کے منہ پر ہاتھ رکھتے اسے غصے سے گھورنے لگا۔۔

"اششش آواز مت کرو کوئی بھی نہیں آنے والا آج۔۔۔۔!!" وہ اسے آنکھیں دکھاتے دھیمی آواز میں غرایا تھا۔۔

دانیہ خوفزدہ سی نگاہوں سے اسے بے بسی سے

دیکھ رہی تھی۔۔ جو ہر لحاظ اور رشتہ بھول چکا

تھا شاید۔۔۔

وہ بے باکی سے اسکے وجود کو گھورتے اچانک

اسکا دوپٹہ اتارنے لگا۔۔

جب پیچھے سے کسی نے اتے اسے گریبان

سے جکڑتے فرش پر دھکہ دیا--

عدیل اوندھے منہ فرش پر گرا--

دانیہ گہری سانس بھرتے ایکدم سے اٹھی تھی

اپنے سامنے کھڑے زاویار کمال کو دیکھ اسکی

آنکھوں میں شرمندگی اور بے بسی سے آنسوں تیرنے لگے ۔

زاویار اسے ایک نگاہ دیکھتے عدیل کی سمت بڑھا۔۔ اسکے منہ پر ٹیپ باندھتے وہ اسے بے دردی سے مارتا جا رہا تھا۔۔

منہ پر بندھی ٹیپ کے سبب اسکی آواز حلق

میں دبتی جا رہی تھی--

اسکے پیٹ پر ٹانگ رسید کرتے زاویار نے جھک

کر اس کا گریبان جکڑا۔

"مجھے لگا تھا تجھے اس دن عقل آ گیا ہو گا مگر تیرے جیسے نامرد لاتوں سے سمجھتے ہیں باتوں سے نہیں --!!" وہ کہتے اسکے منہ پر تھپڑ پر تھپڑ جھڑتا جا رہا تھا--

اسے گریبان سے گھسیٹتے وہ کمرے سے باہر

لے جاتے دروازے کی سمت بڑھا تھا۔۔

دانیہ جب اسکا نمبر ڈائل کر رہی تھی تو اسے

کال لگ چکی تھی ۔ وہ موبائل فون پر عدیل

کی ساری بکواس سن چکا تھا اسی لئے اس نے

سب سے پہلے ساحر کو کال کرتے مہمانوں
کو گیسٹ روم میں لے جانے کا کہا کیونکہ وہ
کسی کے بھی سامنے اپنی بیوی کی عزت کا
تماشہ نہیں بننے دینا چاہتا تھا۔

اسکے بعد وہ پولیس کو کال کرتا سیدھا گھر آیا

تھا---

اسے جانوروں کی طرح گھسیٹتے زاویار کمال نے

باہر کا گیٹ کھولتے اسے زمین پر کتے کی

طرح پھینکا --

"لے جائیں اس کتے کو انسپکٹر۔۔ میں صبح آ

کر آپ سے ملتا ہوں۔۔۔!!"

"اوکے زاویار اپنا خیال رکھنا۔۔ پولیس انسپکٹر

زاویار کا دوست تھا وہ اسے خدا حافظ کہتے عدیل

کو اریسٹ کرتے وہاں سے لے گئے۔۔

جس کے بعد زاویار گہری سانس بھرتے اپنے

غصے کو کنٹرول کرتا اندر کی جانب بڑھا۔

روم میں جاتے ہی اس کی نگاہ دانیہ پر پڑی--

جو بری طرح سے ڈر سے کانپ رہی تھی--

"زاویا گھری سانس بھرتے اس کے قریب

پہنچا--

نرمی سے اسکا ہاتھ تھامے لبوں سے لگایا تو وہ

بری طرح سے روتی اسکے سینے سے لپٹی تھی--

"رونے کی ضرورت نہیں میری جان۔۔ آج کے بعد وہ کمینہ تمہیں آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھے گا۔۔"

وہ اسے پیار سے سمجھا رہا تھا۔

'کسی کے ساتھ بھی اس بات کا ذکر نہیں کرو

گی تم ---جو بھی کرنا ہے میں دیکھ لوں

گا---!!" دانیہ اس کے الفاظ میں چھپے مان

کو محسوس کرتے آنکھیں موندتے دل سے

اپنے رب کی شکر گزار ہوئی تھی--

جس نے اس کے لئے ایک نیک اور ہمدرد

ہمسفر چنا تھا۔۔

تھوڑی ہی دیر میں وہ اسے نارمل کرنے میں

کچھ حد تک کامیاب ہو گیا۔ ۔

اچانک دروازے پر دستک ہوئی-- زاویار اسکی آنکھیں صاف کرتا اٹھا--

"زاویار چاند نظر آگیا ہے صبح عید ہے -- آنٹی انکل سب بلا رہے ہیں تم دونوں کو---!!"

ساحر اسکے گلے ملتے پرجوش سا بولا تو زاویار مسکرایا

اب کیا آسمان پر چاند ڈھونڈو گے--؟!

اسنے ہنس کر پوچھا--

''ہاں تو سب چھت پر کھڑے ہو کر کوشش

کر رہے ہیں کیا پتہ یہاں بھی چاند نظر آ

جائے۔۔۔!!

ساحر اسے کہتے اسکا ہاتھ پکڑتے باہر کو بڑھا۔۔

دانیہ آجاو۔۔!!" وہ ساحر کو جانے کا اشارہ

کرتے اس کے رکا تھا۔ ۔

اور اسکی یہ ادا دانیہ ابراہیم کا دل لے ڈوبی

تھی۔۔ بھیگی آنکھوں میں تشکر محبت کے

ساتھ سامنے کھڑے شخص کی عزت بھی کئی

گناہ بڑھی تھی--

"اسے اب عید کے چاند سے کوئی سروکار

نہیں تھا کیونکہ وہ اپنے چاند کو دیکھ کر ہی

اپنی عید منا رہی تھی---

"مجھے چاند نہیں دیکھنا پھر بھی آپ کے ساتھ

چلتی ہوں---!!"

وہ اسکا ہاتھ تھام کر آہستگی سے بولی--

زاویار نے جھک کر اسکے خوبصورت سرخ

چہرے کو دیکھا اور نم آنکھیں چومی--

"اچھا جی چاند کیوں نہیں دیکھنا۔۔۔!!"

وہ بے حد محبت سے پوچھ رہا تھا ۔۔ جبکہ دانیہ

اسے یک ٹک دیکھ رہی تھی۔۔۔

"کیونکہ میرے پاس میرا چاند ہے میں آسمان

کے چاند کا کیا کروں گی۔۔۔!!"

وہ پہلی بار اس قدر محبت سے اپنے لفظوں میں

اظہار کر رہی تھی اور زاویار کمال اسے یک ٹک

دیکھے جا رہا تھا--

اسکا موبائل فون رنگ ہو رہا تھا جسے اسنے کان

سے لگایا--

"ہیلو۔۔۔!!"

'سر آپ کا وزٹ ویزہ لگ چکا ہے۔۔ اگلے
ہفتے آپ کو بزنس ٹوور کے سلسلے میں نیویارک
جانا ہے۔۔!!"

دانیہ اسے پھیکے چہرے سے دیکھ رہی تھی--

دل تیزی سے دھڑکا تھا اسکے دور جانے کی خبر

نے جیسے پورے بدن کی سانسیں اس کے

حلق میں اٹکا دی تھی--

زاویار کمال اپنی بیوی کے اترے چہرے کو

دیکھ رہا تھا موبائل فون اسکے کان سے لگا تھا

اور نگاہیں دانیہ ابراہیم پر تھیں--

ٹکٹ کینسل کر دیں میرا کچھ عرصے تک کوئی

پلین نہیں جانے کا۔۔۔!!" وہ مسکرا کر کہتے

کال کاٹتے دانیہ کی پیشانی چوم گیا۔۔

"تمہیں اگر یہ لگتا ہے کہ تمہیں ایسے چھوڑ کر

جاوں گا تو تمہیں غلط لگتا ہے بیوی۔۔۔۔ کم

سے کم میری کمی پورے کرنے کے لیے دس

عدد بچے جب تمہارے آس پاس ہونگے تب

میں سکون سے باہر جاوں گا۔۔!!"

وہ شریر لہجے میں کہتے آنکھ دبا گیا اور اسکی بات

سنتے وہ سرخ چہرے سمیت اسکے سینے پر مکے

برسا گئی--

زاویار کمال کے خوبصورت قہقہے فضا میں گونج

رہی تھے-- ان قہقہوں میں ان کی آنے والی

خوشیاں آباد تھی--

وہ اسکا ہاتھ تھامے عید کا چاند دیکھنے کے لئے

چھت پر جا رہا تھا-

اور دانیہ ابراہیم اسے دیکھ رہی تھی۔ جو خود چاند جیسا تھا۔۔۔

★★ختم شد★★